ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور



شہدا کی زندگی ہمیں کیا سبق دیتی ہے

خُطبہ جمعہ حضرت امیر مرکزیہ مدظلہٗ

صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب بنام ارباب سیاست
ہم عوام سے غداری نہیں کریں گے،

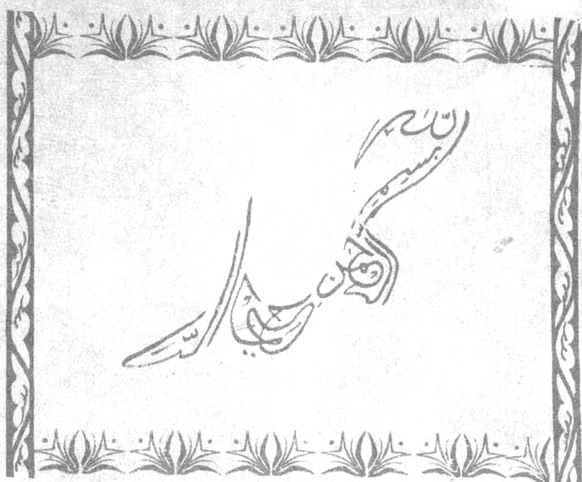
وفاقی وزیر برائے امور کشمیر سے انٹرویو،

اللہ والوں کی دنیا، حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ
مساوات پارٹی کا تانا بانا، قائد جمعیت فرماتے ہیں
حالات حاضرہ پر اداریہ، شہر شہر سے، طلباء کی
سرگرمیاں، دارالعوام اور مسائل وغیرہ۔

قیمت ایک روپیہ

شمارہ ۵۱

۲۲ دسمبر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء



جس نے کہ بخش دی صفتِ شعلہ نور کو
جس نے جلا کے خاک کیا کوہِ طور کو

جس نے معاف کر کے مرے ہر قصور کو
خادم بنا دیا مرا غلمان و حور کو

وہ جس کے حکم سے ہے رواں نبضِ کائنات
عرشِ بریں پہ جس نے بلایا حضور کو

ہے ماورائے حسن و لطافت وہ پاک ذات
حسِّ لطیف جس نے عطا کی شعور کو

نمرودِ بے ادب ہو کہ ابرہہ بے شعور
اُس نے مٹا دیا ہے سبھی کے غرور کو

تخلیقِ کائنات کے خوش رنگ عکس میں
دیکھا ہے چشمِ شوق نے اُس کے ظہور کو

آغازِ روزِ حشر تو ہوگا وہ بے نقاب
سجدے ابھی سے کر اُسی ربِّ غفور کو







جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۵۱

جمعۃ المبارک ۲۳ دسمبر ۷۸ء ۲۱ محرم ۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۱۱/۵۰ روپے
فی پرچہ
قیمت ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

کانفرنس۔ ایوان ہائے صنعت و تجارت

اسلامی ممالک کے ایوان ہائے صنعت و تجارت کی سہ روزہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اسلامی ممالک پر زور دیا کہ وہ مستقبل میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لیے توانائی کے نئے وسائل کو توسیع دیں۔ عالم اسلام کو اپنی مساعی وقتی ضروریات تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہیئے۔ بلکہ ان رجحانات پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے۔ جو مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ہمیں جو سہولت حاصل ہے اس سے بھرپور استفادہ کر کے مضبوط صنعتی بنیاد استوار کی جانی چاہیئے جو مستقبل میں ہماری معیشت کو خود کفیل رکھ سکے۔

صدر صاحب نے کانفرنس کے موقع پر جن خیالات و احساسات کا اظہار کیا ہے ان کی اہمیت و افادیت سے کوئی بالغ نظر شخص انکار نہیں کر سکتا۔ ان کے بیان کا ایک ایک لفظ مبنی بر حقیقت ہے اور اسلامی ممالک کے ایوان ہائے صنعت و تجارت کی اس بروقت اور اہم کانفرنس کا انعقاد بھی وقت کی بنیادی ضرورت ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ان تمام ضرورتوں سے بھی اہم ترین ضرورت "عمل" کی ہے ہمارے یہاں عموماً بڑی بڑی کانفرنسوں اور عظیم الشان اجتماعات کا تو اہتمام کیا جاتا ہے لیکن نتیجہ ڈھاک کے تین پات کے سوا کچھ برآمد نہیں ہوتا ہے۔ اور ہماری اس قسم کی ہر کوشش و کارروائی نشستند و گفتند و برخاستند کے زمرے میں آ کر رہ جاتی ہے۔

صدر صاحب نے بجا فرمایا ہے کہ عالم اسلام کو اپنی مساعی وقتی ضروریات تک ہی محدود نہیں رکھنی چاہیئے بلکہ ان رجحانات پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے جو مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اب اگلی بات یہ ہے کہ صدر پاکستان اور دیگر مندوبین کانفرنس کے خیالات و افکار کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کیا راہ عمل متعین کی گئی ہے اور کن خطوط پر چلنے کا عہد کیا گیا ہے اور اس سمت کس حد تک کامیابی کے امکانات ہیں تو اس کا اندازہ محض گرما گرم بیانات و مفادات اور دھواں دار تقریروں سے نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے عمل پیہم، سعی مسلسل اور دور رس منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

اکثر و بیشتر ایسا ہوا ہے کہ مسلم ممالک جب کسی مشترکہ مسئلہ پر سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں تو غیر مسلم ممالک اور خصوصاً بڑی طاقتوں کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ مکمل طور پر چوکنا و خبردار ہو جاتے ہیں اور ہم سحر بیانی و طلسم سازی کی گرم بازاری میں مگن ہو کر رہ جاتے ہیں۔

مسلم ممالک اس وقت جس بے چینی، افراتفری، معاشی عدم استحکام اور انتشار و افتراق کا شکار ہیں اس سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں اور وہ عیاں را چہ بیاں کا مصداق ہیں اب دوراندیشی و تدبر کا تقاضا یہ ہے کہ بے عملی کی موجودہ روایتی زندگی کو یکبارگی خیرباد کہہ کر عمل کی شاہراہ عظیم پر دوڑا جائے اور ابتر حالات کا جاندار اور حوصلہ مند قوموں کی طرح مقابلہ کرتے ہوئے خوشحالی و ترقی کی منزل مقصود کو پا لیا جائے۔

خدائے قدوس و کریم نے عالم اسلام کو بے پناہ وسائل سے بھی نوازا ہے اب اس کا کیا علاج کہ ان وسائل کو بروئے کار لاتے اور ان سے بھرپور استفادہ کرنے کی ہمت و صلاحیت ہم اپنے اندر پیدا نہ کر سکیں اور ہر معاملے میں ہم اپنے گفتار کے غازی دوستوں ہی کے دست نگر رہنے پر اکتفا کئے رکھیں۔

باقی — پر

مہتمم: مولانا عبیداللہ انور، پرنٹر و پبلشر [illegible] مطبع [illegible] لاہور

قائدِ جمعیت فرماتے ہیں

ایک ماہ کے اندر اندر

مجھے یہ معلوم کر کے نہایت ہی افسوس اور دکھ ہوا کہ جمعیۃ علمائے اسلام کے آرگن ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایجنسی ہولڈروں اور ایجنٹوں کی طرف ہزاروں روپیہ ادارہ ترجمان اسلام کا بقایا ہے۔

غضب بالائے غضب یہ کہ اکثر وبیشتر ایجنسی ہولڈروں کا تعلق جمعیۃ علمائے اسلام سے ہے بلکہ بعض جگہ تو جمعیۃ کے ذمہ دار اور عہدیدار حضرت کے نام پرچہ جاتا ہے یہ حضرات پرچہ وصول بھی کرتے ہیں، فروخت بھی کرتے ہیں لیکن ادارے کو مہینوں رقم ارسال نہیں کرتے اور اس طرح سے ہزاروں روپیہ ان کرم فرماؤں کی طرف ادارے کا واجب الوصول رہتا ہے۔

اس سلسلے میں جماعتی احباب کو سوچنا چاہیئے کہ کیا کوئی ادارہ اس طرح سے اپنے وجود کو برقرار رکھ سکتا ہے کہ ہزاروں روپیہ اس کا ایسے حضرات کی طرف ہو جو زبان سے اس کی خیر خواہی کا دعویٰ کرتے ہوں اور اسے روبہ ترقی دیکھنا چاہتے ہوں۔

عجیب بات ہے کہ جمعیت سے وابستہ حضرات ان معاملے میں مسلسل غفلت اور تساہل سے کام لے رہے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ ترجمان اسلام کوئی کاروباری پرچہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ادارہ کوئی کمرشل ادارہ ہے۔ یہ خالص جماعتی اور رفاہی ودینی ادارہ ہے اس کے ساتھ بڑھ چڑھ کر تعاون کرنا ہمارا سب کا دینی وملی فریضہ ہے اس مہنگائی اور گرانی کے دور میں پرچہ کی قیمت بھی صرف ایک روپیہ ہے جو میرے خیال میں شاید ہی کسی پرچہ کی ہو وہ بھی اگر ادا نہ کی جائے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ میں نے اب مدیر ترجمان اسلام سے کہا ہے کہ پرچہ کے کچھ صفحات میں اضافہ کر کے پچاس پیسے مزید قیمت بڑھا دی جائے۔

ادارے کی طرف سے ایک نمائندہ مزید رکھا گیا ہے جمعیۃ کے اراکین کو چاہیئے کہ وہ ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت اور بقایا جات کی ادائیگی وصولی کے سلسلے میں ان سے بھرپور تعاون کریں۔

میں نے اس سے قبل چند ماہ بیشتر آپ حضرات سے اپیل کی تھی کہ ادارہ کے بقایاجات جلد ادا کر دیئے جائیں اس کے نتیجہ میں کچھ جمود ٹوٹا تھا اور ہلچل ہوئی تھی۔ مگر وہ میری توقعات پر پوری نہیں اتری اور اس کے بعد وہی پرانی روش ترجمان کے ایجنٹوں نے اپنا لی جس پر وہ خراماں خراماں گامزن چلے آرہے ہیں۔

اب میں جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ حضرات کو بالعموم اور جمعیت کے ذمہ دار وعہدہ دار حضرات سے کو بالخصوص یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر ادارہ ترجمان اسلام کے بقایاجات ادا کر دیں۔ اگر وہ خود ادارہ ترجمان کے ایجنٹ ہیں تو پہلی فرصت میں میرے نام سے ادارہ ترجمان اسلام کے پتہ پر رقمیں ارسال کریں اور اگر وہ خود ایجنٹ نہیں ہیں تو ایجنٹ حضرات سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اور بقایاجات وصول کر کے دفتر کو ارسال کریں رفقاء جمعیت کو میں یہ بھی ہدایت کرتا ہوں کہ جہاں جہاں کسی ایجنٹ کو نادہندہ محسوس کریں اسے اپنی ذمہ داری پر فوراً تبدیل کریں۔ اور اس سے ہر صورت میں سابقہ بقایا وصولی کریں شہری جمعیت اور ضلعی جمعیۃ کے امیر اور ناظم عمومی کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

ترجمان اسلام کی شہر شہر اور قریہ قریہ ایجنسیاں قائم کرنے کی بھی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خریدار بھی بنائیں تاکہ پرچہ کی اشاعت میں معتد بہ اضافہ ہو۔ یہ پروپیگنڈے اور نشر و اشاعت کا دور ہے ہمیں اس سلسلے میں لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

میں ایک مرتبہ پھر ہدایت کرتا ہوں کہ جمعیت کے ذمہ دار حضرات اس طرف مکمل توجہ کریں تاکہ ایک ماہ کے اندر اندر ادارے کی تمام رقوم وصول ہو جائیں ایک ماہ بعد میں انشاء اللہ بقایاجات کا کھاتہ دیکھ کر اندازہ کروں گا کہ جماعتی رفقاء نے کیا کوشش کی ہے اور میری اپیل کا ان پر کیا اثر ہوا ہے۔

(مولانا مفتی) محمود۔ (صاحب)

ناظم عمومی جمعیۃ علمائے اسلام کل پاکستان نگران اعلیٰ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

المرتب :- خان محمد

شہداء کی زندگی ہمیں کیا سبق دیتی ہے

خطبہ جمعۃ المبارک حافظ القرآن والحدیث امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم

الحمد لله الذی نور قلوبناه بنور الاحادیث والآیات ومنجانا سوء الضلالیہ والمحدثات وبلغنا اقصی الغایات من جمیع الخیرات باتباع سنۃ رسولہ افضل الکائنات الذی اسمہٗ مکتوب فی الانجیل والتورات ناسخ الملل والادیان قاطع المشرکین بالسیف والسنان امابعد فانّ خیر الحدیث کتاب الله و خیر الهدی هدی محمد صلی الله علیہ وسلّم وشر الامور محدثاتها وکل محدثۃ بدعۃ وکل بدعہ ضلالہ وفی روایہ وکل ضلالہ فی النار۔ امابعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم. الٓمّٓ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنّا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمنّ الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین۔

(ترجمہ) کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ کہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لائے اور ان کو جانچ نہ لیں گے۔ جانچا ہے اُن کو جو اِن سے پہلے تھے۔ سو البتہ معلوم کرے اللہ تعالیٰ جو لوگ سچے ہیں۔ اور البتہ معلوم کرے جھوٹوں کو۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسانٍ رضی الله عنهم ورضوا عنہ۔

(ترجمہ) اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے۔

تیسری جگہ اس مضمون کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرہ فعلم ما فی قلوبهم فانزل السکینۃ علیهم واثابهم فتحًا قریبًاط

(ترجمہ) تحقیق اللہ تعالے خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے۔ معلوم کیا جو ان کے جی میں تھا۔ پھر اتارا ان پر اطمینان اور انعام دیا ان کو ایک فتح قریب۔

چوتھی جگہ اسی مضمون کو نظر غور سے دیکھئے۔

لقد صدق الله رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله امنین محلقین رؤسکم ومقصرین لاتخافون فعلم مالم تعلموا فجعل من دون ذالک فتحا قریبا هو الذی ارسل رسولہ بالهدیٰ ودین الحق لیظهرہ علی الدین کلہ وکفی بالله شهیدا محمد رسول الله والذین معہٗ الخ

(ترجمہ) اللہ تعالےٰ نے سچ دکھایا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کو خواب تحقیقی کہ تم داخل ہو رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور بال کترتے ہوئے بے کھٹکے پھر جانا وہ جو تم نہیں جانتے پھر مقرر کر دی اس نے ایک فتح قریب۔ وہی ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کو سیدھی راہ پر اور سچے دین پر تاکہ اوپر رکھے اس کو ہر دین سے اور کافی ہے اللہ تعالےٰ حق ثابت کرنے والا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں۔ تو دیکھے گا ان کو رکوع میں اور سجدے میں ڈھونڈتے ہیں اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کی خوشی۔

نہج البلاغۃ' جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے خطبات جمع کئے گئے ہیں وہاں فرماتے ہیں غور کیجئے۔

عن علی رضی الله عنہ قال لقد رأیت اصحاب محمد صلی الله علیہ وسلم ولقد کانوا یصبحون شعثا غبرا وقد کانوا سجّدا وقیامًا واذا ذکر الله هملت عیونهم حتی تبل جیوبهم فمادوا کما یمید الشجر یوم الریح العاصف خوفًا للعقاب ورجاءً للثواب۔

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ صبح کرتے ہیں پراگندہ غبار آلودہ اور رات گذارتے ہیں سجدہ اور قیام کرتے ہوئے اور جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کی آنکھیں آنسو بہاتی ہیں یہانتک کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں اللہ کے خوف اور ثواب کی امید سے ایسے ہلتے ہیں جیسے سخت ہوا میں درخت ہلتے ہیں۔

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علینا العمل بکتاب اللہ وسیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والتحشن لسنۃ۔

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا چاہیئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بلند کریں۔

قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انّ ولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَن اطاع اللہ وان بعدت سحمتہ وان عدو محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان قربت قرابتہ۔

(ترجمہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کا فی الحقیقت ولی وہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اگرچہ نسب کے اعتبار سے بعید ہی کیوں نہ ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن وہ ہے جس نے اللہ کی نافرمانی کی اگرچہ نسب میں قریبی ہو۔

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ اللہ لاتتخذ وا اصحابی غرضًا فمن احبھم فبحبی ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم۔

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اصحاب کرام رضی کو نشانہ مت بناؤ جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھی اس نے میرے ساتھ بغض و عداوت رکھی۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اصحاب کرام ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی تم نے اقتدا کی راہِ مستقیم کو پالوگے۔

عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایمس النار مسلمًا رأنی او رآمن رآنی

(ترجمہ) حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے ایمان کے ساتھ دیکھا اس کو آگِ جہنم مس نہیں کرے گی۔

آج جمعہ کا دن ہے ماہ محرم ہے۔ آپ کے سامنے قرآن مجید کی چند آیات اور چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کی گئی ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے آنے سے دنیا میں انقلاب پیدا ہوا۔ تمام دنیا کے اندھیرے ختم ہوئے۔ تمام لوگوں پر انبیاء علیہ السلام کو فضیلت اور تمام انبیاء علیہ السلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت ہے۔ حضور علیہ السلام نے آکر تمام رسوم جاہلیت کی جڑ اکھاڑ کر رکھ دی اور ماہ محرم کی فضیلت میں فرمایا۔

افضل الشھر بعد الرمضان شھر اللہ المحرم یعنی رمضان شریف کے بعد ماہِ محرم کی فضیلت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فضیلت کے اسباب بھی بیان فرمادیئے کہ اس ماہ محرم میں موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کو ظالم فرعون سے نجات ہوئی باوجود اس کے بنی اسرائیل کمزور تھے مگر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہی اس لئے کامیاب ہوئے۔ پہلی امتوں پر امتحانات آئے بنی اسرائیل پر بھی امتحان آیا۔ فرعون بڑا ظالم تھا اس نے کہا کہ ہم ان کی اولاد کو ذبح کریں گے مگر بنی اسرائیل نے کہا اب ہم ایمان لاچکے اس لئے ایمان کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں استقامت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا فاسر بعبادی لیلاً انکم متبعون کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ تحقیق تم پیچھا کئے گئے ہو۔ وہ جماعت اپنے مرشد کے ساتھ رات کو روانہ ہوئی صبح کو فرعونی جماعت بھی ان کے پیچھے ہوئی۔ جب بنی اسرائیل نے ان کو دیکھا کہنے لگے انا لمدرکون تحقیق ہم پائے گئے ہیں تو موسیٰ علیہ السلام نے انکو تسلی فرمائی "ہرگز نہیں ایسا نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے عنقریب وہ ہماری بہتر رہبری کریگا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ان اضرب بعصاک البحر اپنے عصا کو دریا میں ماریے۔ فانفلق فکان کالطور العظیم تو اللہ کی قدرت جب عصا کو دریا میں مارا تو اس سے بارہ خشکی کے راستے بن گئے تو حکم خداوندی سے اس دریا کو عبور کیا خدا کی قدرت کا کرشمہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ جب پار ہوئے تو فرعونی جماعت بھی کنارے پر آگئی تو فرعون نے آتے ہی کہا کہ یہ میری خدائی کی دلیل ہے کہ بارہ خشک راستے بن گئے۔

فاتبعھم فرعون جنودہ تو ان ہی راستوں سے فرعون اور اس کا لشکر گزرنے لگا۔ جب درمیان میں گئے حال یہ ہوا حتی اذا ادرکہ الغرق قال آمنت انہ لاالہ جب ڈوبنے لگا تو فرعون نے کہا اب میں ایمان لایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ حکم رب لایزال کا ہوا آلئن وقد عصیت من قبل اب تم ایمان لاتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تو بہت نافرمانی کی۔ فالیوم ننجیک ببدنک لتکون لمن خلفک آیۃ۔ آج تو فقط تیرے بدن کو بچایا جائے گا وہ بھی دوسروں کو عبرت و نصیحت کے لئے۔ جب اللہ تعالیٰ گرفت کرتا ہے تو کوئی بچا نہیں سکتا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسی ماہ محرم الحرام میں میرے اہل بیت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوگی۔ وہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچ نکلی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کا خاندان اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوئے۔ اس خطۂ پاکستان میں محبین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور محبین اہل بیت کا دعوےٰ کرنے والے بہت ہیں لیکن عمل حضور علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اس سے تم اللہ تعالیٰ کے قریبی بن جاؤ گے۔ ہر ایک کی کامیابی کا راز حضور علیہ السلام کی اتباع میں مضمر، خواہ بادشاہ ہو خواہ فقیر ہو، خواہ عربی ہو خواہ عجمی ہو سب کے لئے حضور علیہ السلام کی اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ آج حضور علیہ السلام کی نافرمانی کر کے دعوےٰ محبت کا کرتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے غمی اور خوشی کا طریق بھی بیان فرمایا اور قرآن پاک ایک ایسا نسخہ دے گئے جو کسی کو نہ ملا۔ جس نے اس کی قدر کی وہ بامراد ہو اور جس نے بے قدری کی وہ نامراد ہوا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار۔ بڑے مردوں میں سبقت کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور لڑکوں سے حضرت علی رضؓ اور عورتوں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور غلاموں سے حضرت بلال رضؓ۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم تو یہاں صحابہ کرام رضؓ کو معیار حق ٹھہرایا کہ جس کی بھی تم اقتدا کرو گے راہ ہدایت پاؤ گے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اللہ اللہ لاتتخذوا اصحابی غرضا کہ میرے صحابہ کو نشانہ مت بناؤ۔

آج ہم نے قرآن، حدیث وصحابہ کرام رضؓ کے طریق کو بھلا دیا ہے۔ انہوں نے اسلام پر کیسے عمل کر کے دکھایا۔ مصائب کا کیسے صبر واستقلال سے سامنا کیا۔ ہمیں جیسی ہوا لگتی ہے ویسے ہی بدل جاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضؓ جنہوں نے ایمان کے ساتھ حضور علیہ السلام کی صحبت کو اختیار کیا۔ لاکھوں قطب، غوث، اولیاء کرام اور عباد گذاروں کے اعمال کو اکٹھا کرو صحابہ رضؓ کے ایک سجدہ کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔ آج ان کے بارے میں بہت شکایات کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے جو ایسا کام کرتے ہیں۔ ایسا کام کرنا اپنا ہی نقصان ہے۔ سونے کے پہاڑ خرچ کرو مگر صحابہ کرام کے آدھا سیر خیرات کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ راضی ہونے کا اعلان کر دیا۔ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ تو ان کی شان کا کیا کہنا ہے۔ جنگ بدر میں صحابہ کرام کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ کفار کی تعداد ان کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ کنز العمال میں ہے کہ اس فوج اسلامی کے پاس نہ پیراہن تھے نہ پگڑیاں تھیں۔ لاٹھی تک نہ تھی۔ ان مسلمانوں کی نظریں خاتم النبیین کے چہرہ انور پر پڑتی تھیں وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے تھے۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر ان کی نظر ہوتی تھی۔ اسلام کی محبت تھی جو ان کو باوجود بے سروسامان ہونے کے میدان جنگ میں لشکر عظیم کے مقابلہ میں لے آئی۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر چادر تھی۔ جب آپ میدان جنگ تشریف لائے تو دعا فرمائی کہ اے اللہ اگر اس معمولی جماعت کو یہاں ختم کر دیا گیا تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ جب دعا فرمائی تو چادر نیچے گر پڑی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر اوپر اوڑھ دی اور پیچھے سے آکر معانقہ کرنے لگے اور کہا بس اب یہی دعا کافی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو یقین تھا کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام کے ہاتھ اٹھائے ہوئے خالی واپس نہیں لوٹائے جائیں گے۔ ہمیں ان کی اکثریت کا کوئی خوف نہیں۔ یہ صحبت صادقہ ہے ہمیں کھانے پینے دکان ومکان کی فکر ہے مگر ان کی شان تھی کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر بسجود ہیں۔ میدان جہاد میں نماز وسجدہ کو نہیں چھوڑا۔

افسوس کہ آج ہم نے اپنے مرشد کے راستے کو چھوڑ دیا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنے کئے پر شرمندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔ حضرت علی رضؓ خطبات میں فرماتے ہیں جو شخص چار چیزیں دیا گیا وہ چار سے محروم نہیں کیا جائیگا۔ پہلی یہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی وہ اجابت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اس کی دلیل قرآن پاک سے دی۔ قال ربکم ادعونی استجب لکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مجھ سے مانگو میں تمہاری اجابت کروں گا۔ دوسری چیز من اعطی توبۃ لم یحرم القبول جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ قبولیت سے محروم نہیں کیا جائیگا۔ قرآن مجید سے دلیل بیان کی۔ ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ۔ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا الرحیما جو شخص برائی کرتا ہے یا اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو پائے گا اللہ تعالیٰ کو بخشش کرنیوالا اور رحم کرنے والا۔

تیسری چیز من اعطی الاستغفار لم یحرم المغفرۃ۔ اس کی دلیل مندرجہ بالا جو استغفار کرے وہ بخشش سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ دوسری چیز کی دلیل انما توبۃ۔۔۔۔ وکان اللہ علیما حکیما (ترجمہ) سوا اس کے نہیں کہ رجوع اللہ تعالیٰ کا واسطے ان لوگوں کے ہے جو برا کام کرتے ہیں جہالت سے پھر جلدی سے توبہ کرتے ہیں یہی ہیں کہ رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا۔

چوتھی چیز من اعطی الشکر لم یحرم الزیادۃ کہ جو شخص شکر کرتا ہے وہ زیادتی سے محروم نہیں کیا جائے گا دلیل لئن شکرتم لازیدنکم کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو تم نعمتیں زیادہ کر دیں گے۔

آج بھی ہمیں برے افعال پر پریشان ہونے کا وقت ہے۔

در فیض محمد صلی اللہ علیہ وسلم وا ہے آئے جس کا جی چاہے
نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے
مریضان گناہ کو دو خبر فیض محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
بلاقیمت دوا ملتی ہے آئے جس کا جی چاہے

ان کے ارشادات تریاق کا اثر رکھتے ہیں۔ نبوت کے شفاخانہ کا مقابلہ دنیا کا شفاخانہ نہیں کرسکتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ شفاخانہ نبوت سے ایسے پاک صاف مبرا ہوئے کہ تمام کفر، شرک، بدعات، رسومات جاہلیت کا نام و نشان باقی نہ رہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے قلوب انوار الٰہی کا مرکز بن گئے اور ایسے مقبول بارگاہ ہوئے کہ ان کی مدد کے لئے فرشتے اُترے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ فلاں فلاں جگہ پر فلاں فلاں کافر قتل ہو کر گرے گا۔ ویسے ہی ہوا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری تلواریں پہنچنے سے پہلے ان کے سر کٹ کٹ کر زمین پر گر پڑتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے تھے۔

اقدام یا حیزوم۔ آگے بڑھو

حیزوم ان کے گھوڑے کا نام ہے۔ آج بھی ملائکہ ہماری امداد کو اتر سکتے ہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چار چیزوں کا سبق دیا صبر۔ استقلال۔ دعا من اللہ۔ جرأت۔ ان چاروں سے کام لو۔ آج تو ہم نے خدا تعالیٰ کے آگے سر جھکانا چھوڑ دیا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں سر بسجود تھے۔ بچے قربان کر دیئے مگر ظالم کے سامنے مداہنت نہ کی۔ خون بہاتے ہوئے سر بسجود ہو گئے۔ وہاں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا سبق نہ بھلایا۔ ہم گھر بیٹھے ہوئے کئی نمازیں ترک کر دیتے ہیں۔ تم نے ماتم اور اس میں شروع کر دی نماز اور ان کا صبر و استقلال اور ان کے ارشادات یاد نہ رکھے۔ ان کو بھلا دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درس یہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

جس نے مصیبت کے وقت جزع فزع کی۔ منہ پر طمانچے مارے، جاہلیت کی طرح پکار کرتا ہے، کپڑے پھاڑتا ہے یا سر منڈوا دیتا ہے (فلیس منا) یعنی وہ ہماری جماعت سے نہیں ہے۔

دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سبق پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ ہمیں اتحاد و اتفاق۔ صبر و تحمل اور قربانی کو یاد کرنا چاہیئے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلا میں آخری خطبہ دیا کہ

میں رہوں یا نہ رہوں، میرا خاندان رہے یا نہ رہے۔ جو کچھ ہم کر رہے ہیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے کر رہے ہیں اور

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا

فتمسکم النار

(ترجمہ) تم ظالموں کی طرف ذرہ بھی میلان نہ کرنا ورنہ آگ جہنم مس کرے گی۔ یہ عمل کیا فرمایا کہ ہم سب کچھ دیں گے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیں گے۔

خدا تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

رمضان شریف کے بعد محرم کی فضیلت ہے، اور ۹-۱۰ محرم کو روزہ بھی رکھا کرو۔

آج کل جو کام کیا جاتا ہے حقیقت میں یہ اہل بیت کی توہین ہے۔ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہو گئے اور حکم خداوندی ہے۔

لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ

اموات۔ کہ جو میرے راستے میں قتل ہوئے انہیں مُردہ مت کہو۔ جیسے کہ قول شاعر ہے ؎

وہ روئیں جو منکر ہیں حیات شہداء کے
ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے

؎ کٹا کر گردنیں بتلا گئے ہیں کربلا والے
کبھی باطل کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے

اور حدیث شریف میں بھی ہے

کہ شہداء کی روح سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں چرتے پھرتے ہیں۔ رات کو عرش کے نیچے اپنا بسیرا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان سے کو زیارت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کسی اور چیز کی ضرورت ہے، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ کاش ہمیں دنیا میں دوبارہ بھیجا جاتا۔ ہم پھر شہید ہوں پھر زندہ ہوں اور پھر شہید ہوں۔

تو ان تعزیوں سے حقیقت میں ان کی توہین ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ الانا

بقیہ:- اداریہ

پچھلے دنوں ملفوف الفاظ میں امریکی پروفیسر نے بھی ہماری اس کاہلی اور سستی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پروفیسر مذکور نے کو پاکستان کو مشورہ دیا تھا کہ اسے اپنے وسائل پہ بھروسہ کرنا چاہیئے لیکن یہ حقیقت ہے کہ پورے عالم اسلام کو اپنے وسائل پہ بھروسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وقت کی برق رفتاری کے اس مرحلے میں اگر ہم پیچھے رہ گئے تو تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ہم اس بے عملی کے ہاتھوں جو ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہے ایک دن بے نام و نشان ہو جائیں گے۔ اور پھر ہماری داستانِ پارینہ تک کوئی لکھنے والا نہ ملے گا

آخر میں ہم صدر پاکستان سے بھی گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات کی روشنی میں اپنے مسائل کی حد تک اس معاملے میں پیش رفت کریں تاکہ دیگر ممالک اسلامیہ کے لیے پاکستان مشعل راہ کا کام دے سکے۔

بقیہ:- انٹرویو

ج۔ ہمارے علاقہ کے لوگ تو ۷۰ء اور ۷۷ء کے الیکشن میں پیپلز پارٹی کے لوگوں کو ہرا چکے ہیں کیونکہ وہ خود اسلام پسند ہیں اور انکی یہ خواہش ہے کہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ رائج ہو اور عام تاثر یہ ہے کہ جتنی جلد ہو سکے نظام مصطفےٰ رائج ہو۔ عام لوگ آپ کو وہاں جو ملیں گے داڑھی والے ملیں گے کیونکہ ان کو اسلام سے محبت ہے۔ ہاں انسان سے کوتاہی

[illegible]

انٹرویو: میجر م۔ ن۔ منہاس

ہم عوام سے غداری نہیں کریں گے۔

عوام ذہنی طور پر اسلامی نظام کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔

ہم اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے خدا تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہیں۔

وفاقی وزیر برائے امورِ کشمیر و شمالی علاقہ جات حاجی فقیر محمد سے انٹرویو

کمرے کی پروقار فضا میں سکوت اور سادگی کے علاوہ وفاقی وزیر حاجی فقیر محمد خان صاحب تھے جو میرا انتظار کر رہے تھے۔ جب میں وزیر موصوف کے کمرے تک پہنچنے کے لئے زینے پر چڑھ رہا تھا تو مجھے احساس ہو رہا تھا کہ ان کی رہائش گاہ رعب اور دہشت کے اثر سے یکسر خالی ہے۔ حاجی صاحب کے ملازمین خاموش، مؤدب اور ملنسار تھے۔ اس طرح سرکاری عملے کے افراد بھی کسی کمپلکس کا شکار نظر نہیں آئے۔

حاجی فقیر محمد خان صاحب سے ملاقات ہوئی لیکن میں وفاق پاکستان کے ایسے وزیر سے نہیں مل سکا جو اپنے آپ کو عام انسانی سطح پر لانے میں دشواری محسوس کرتا ہو۔ حاجی صاحب کی سادہ سادہ باتیں، فطری شگفتگی کا مظہر تھیں۔ نہ انکا اخلاق مصنوعی تھا، نہ ان کی شفقتیں بناوٹی تھیں بلکہ وہ سرے سے تکلفات اور اجنبیت کے قائل ہی نہ لگتے تھے۔ مجھے ان سے مل کر حقیقتاً بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے حاجی صاحب سے پوچھا کہ آپ نے سیاسی سفر کا آغاز کہاں سے کیا؟ تو وہ صاف گوئی سے بولے کہ ہم لوگ تبلیغی جماعت کے آدمی ہیں۔ ہمیں سیاست سے کہاں دلچسپی تھی لیکن ۱۹۷۰ء کے حالات سے مجبور ہو گئے تو الیکشن میں حصہ لیا۔ چونکہ میری ذہنی فضا دیندارانہ رہی ہے اس لئے میں نے جمعیۃ علمائے اسلام کو سیاسی تعلق کے لئے موزوں پایا۔ میں نے جمعیۃ کے مختلف سطح کے عہدوں پر کام کرتے کرتے بالآخر قومی اسمبلی کی رکنیت تک کا سفر طے کیا ہے۔

ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں اور اس ملک کے بنیادی مقصد کو جس کے لئے اس ملک کو معرضِ وجود میں لایا گیا ہے ہم سب کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں اجتماعی اور انفرادی دونوں صورتوں میں ہمیں چاہیئے کہ ہم "پی۔ این۔ اے" کی حمایت کریں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ "پی۔ این۔ اے" اس وقت ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے کیونکہ لوگوں کا ذہن اسوقت انشاء اللہ تعالےٰ اسلامی نظام کے لئے بالکل تیار ہے۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلامی نظام کیسا ہے؟ اس سلسلہ میں "پی۔ این۔ اے" کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو اس مقصد کو حاصل کر سکے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ پی۔ این۔ اے کا ساتھ دیا جائے۔

س۔ حاجی صاحب اگر آپ کو پاکستان میں صرف ایک مارشل لاء آرڈر ایشو کرنے کا اختیار دے دیا جائے تو آپ کیا جاری کریں گے؟

ج۔ نظام اسلام کے نفاذ کا کیونکہ یہی ہماری اہم ترین ضرورت ہے۔ ہم تو یہی کریں گے کہ اس ملک میں نظام اسلام رائج ہو اور ملک کے تمام قوانین اسلام کے مطابق ہوں۔

س۔ آپ کو وزیر بنے اب تقریباً تین مہینے سے زائد کا عرصہ ہو گیا ہے اور جن حالات میں آپ کام کر رہے ہیں خاص حالات میں وزیر کسی قومی اسمبلی کے آگے جوابدہ نہیں ہیں اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ وزراء با اختیار نہیں ہیں۔ ایک طرف اتنا اختیار ہے کہ وہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہیں اور دوسری طرف یہ کہنا کہ وزراء با اختیار نہیں ہیں۔ ان حالات میں آپ کو یہ تجربہ کیسا لگ رہا ہے؟

ج۔ ہم تو اپنے آپ کو با اختیار ہی سمجھتے ہیں اور جوابدہ بھی۔ با اختیار تو اس لئے کہ ہم اپنے اپنے محکموں میں قانون کے دائرے کے اندر رہ کر کام کر سکتے ہیں اور جوابدہ اس لئے سمجھتے ہیں کہ ہم اس وزارت میں آ کے اپنی سیاست کو داؤ پر لگا چکے ہیں لیکن صرف ملک کی بقا اور ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کے لئے اس میں شامل ہوئے ہیں اس لئے اللہ کے سامنے جوابدہ ہیں اور اس کے بعد عوام کے سامنے بھی کیونکہ ہم نے ان سے ایک وعدہ کیا ہوا تھا کہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ نافذ کریں گے۔ اس لئے اگر ہم اس میں ناکام ہو گئے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نے عوام سے غداری کی۔ اس لئے ہم اپنے آپ کو جوابدہ سمجھتے ہیں۔

س۔ ان تین مہینوں میں آپ نے اپنے محکمہ جات میں کوئی تبدیلی لانے کی کوشش کی ہے یا کیا

خرابیاں دور کرنے کی کوشش کی ہے؟

ج۔ تین مہینے میں تو ہم صرف جائزہ ہی لے رہے ہیں۔ اگر ہم ان تین مہینوں میں خرابیاں نکالیں اور انہیں دُور کرنے کی کوشش کریں تو اس جلد بازی میں ہو سکتا ہے کہ ہم سے بہت سی غلطیاں ہو جائیں اس لئے سب سے پہلے ہمیں سوچنا ہے کہ ہم نے کیا کیا اصلاحات کرنی ہیں، جلد بازی میں ہم نے کوئی قدم نہیں اٹھانا، البتہ ہمیں حالات کا جائزہ لینا ہے۔ تین مہینے کا عرصہ کچھ عرصہ نہیں ہوتا اور کوئی بھی وزیر اپنے علاقے کا دورہ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ میں کشمیر اور شمالی علاقہ جات کا وزیر ہوں، ترتیب وار میں نے کافی دورہ کیا ہے اور بہت کچھ سیکھا ہے۔ ابھی کچھ علاقے باقی بھی ہیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد ہم سوچیں گے کہ ہم کیا کچھ کر سکتے ہیں۔

س۔ جو علاقے آپ کی ذمہ داری میں دیئے گئے ہیں وہ خاصے پسماندہ ہیں، کوئی آدمی اس میں شک نہیں کر سکتا کہ یہ علاقہ تعلیمی، معاشی، صنعتی غرضیکہ ہر لحاظ سے پسماندہ ہے۔ اس کی ترقی کے لئے بھی خاص اور بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے کیا ترجیحات مقرر کی ہیں؟

ج۔ میری ترجیحات تو قبائلی علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر ہے، اس لئے کہ اس علاقہ میں سڑکیں بن جائیں گی تو لوگوں کو سہولت بھی ہوگی اور علاقہ بھی ہمارے لئے اوپن ہو جائے گا۔ دفاعی لحاظ سے بھی اس کی انتہائی ضرورت ہے۔ ناردرن ایریا میں بھی سڑکوں کی ضرورت ہے مگر وہاں غلے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے ہم وہاں آب پاشی کے نظام پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں وسیع میدان پڑے ہیں۔ وہاں پانی بھی کافی مقدار میں موجود ہے لیکن [illegible] استعمال میں لانے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ گورنمنٹ کو بے انتہا خرچہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ اسلئے ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر غلے کی فراوانی ہو جائے۔ اریگیشن سکیمیں ہو جائیں۔ آزاد کشمیر میں کمیونی کیشن کے علاوہ عام تعلیم کا رجحان بہت زیادہ ہے اور فنی تعلیم کا بھی۔ وہ لوگ سیاسی طور پر باشعور بھی ہیں اور بیرونی ممالک سے بھی ہو آئے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اصلاحات کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کے تقاضے کو بھی پورا کیا جائے۔

س۔ حاجی صاحب! جب آدمی کے پاس وقت کم ہو تو وہ کوشش کرتا ہے کہ اپنی رفتار کار کو تیز تر کر دے تاکہ محدود وقت میں اس کی منشا کے مطابق کام سرانجام ہو۔ آپ کے محکمہ جات میں جس رفتار سے کام ہو رہا ہے۔ آپ اس سے مطمئن ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں! مطمئن تو نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اطمینان تو اسوقت ہوتا ہے جب انسان کی منشا کے مطابق کام ہو۔ ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے۔

س۔ اب آپ کے علاقوں کی نارسائی کا شکوہ کم ہو گیا ہے کیونکہ اب سڑکیں بن گئی ہیں۔ جہاں پہلے ہوائی جہاز کے ذریعے ہی جایا جاتا تھا اب وہاں بری راستوں سے بھی جایا جا سکتا ہے۔ گویا یہ علاقہ تقریباً کھل گیا ہے۔ بہت سی سڑکیں بن رہی ہیں۔ پُل بن رہے ہیں۔ اب اس علاقے میں صنعتی ترقی، معاشی ترقی اور تعلیمی ترقی ہو رہی ہے۔ جیسے ہی سڑک بنتی ہے یا جو آبادی قائم ہوتی ہے وہاں اسکول بن جانا چاہئے کارخانہ قائم ہو جانا چاہیئے۔ کیا یہ چیزیں ساتھ ہی ساتھ ہو رہی ہیں خصوصاً کوہستان ترقیاتی بورڈ کے پراجیکٹ کے حوالے سے؟

ج۔ میرا وہ پراجیکٹ نہیں ہے لیکن ہونا اسی طرح چاہیئے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں۔

س۔ بہر حال آپ کے متعلقہ علاقوں میں یہ چیزیں ساتھ ہی ساتھ آ رہی ہیں یا نہیں؟

ج۔ سڑک کے ساتھ آ تو رہی ہیں لیکن ایسے نہیں آ رہیں جتنا کہ ضرورت ہے مثلاً کے ڈی بی (KDB) کا محکمہ جو ہے اس میں بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

س۔ کے ڈی بی نے میرے خیال میں ۸۰ء تک چالیس فیصد کام کر لیا ہے اور آئندہ تین سالوں میں کام مکمل ہو جانے کا اندازہ ہے؟

ج۔ کے ڈی بی کے کام دراصل کچھ سست رفتاری سے چلتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھٹو صاحب کی جگہ میں ہوتا تو میں یہ محکمہ ہی نہ بناتا۔ اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے خیال میں جو ڈیپارٹمنٹ تھے وہ اپنی اپنی اسکیمیں چلاتے اور ہمیں مزید انتظامی اخراجات وغیرہ برداشت نہ کرنے پڑتے۔ لیکن انہوں نے بیس مرتبہ اسے بنایا کبھی ایبٹ آباد میں رکھا اور کبھی بشام میں لے گئے اور اس پر کافی خرچ ہوا۔ ترقیاتی کاموں کی رفتار نہایت ہی سست رہی۔

س۔ اب انہوں نے کچھ تنظیم نو کی ہے؟

ج۔ ہاں اب جو چیئرمین صاحب آئے ہیں وہ کچھ کر رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں نے ان سے بشام میں بات بھی کی ہے اور وہاں میں نے ان کا سٹاف بلایا تھا۔ کام تیز کرنے کے لئے میں چاہتا ہوں کہ جتنی بھی سکیمیں وہاں ہو چکی ہیں انکی چیکنگ کی جائے۔ اصل میں وہاں کوئی چیکنگ نہیں۔ یہ کمزوری ہے اور میں جنرل صاحب کے نوٹس میں یہ لا رہا ہوں کہ اس قسم کے پراجیکٹ میں مقامی لوگوں کو بھی شامل کریں۔

س۔ آپ کا جو اپنا علاقہ ہے وہاں کے لوگوں کا خصوصی مزاج ہے جس کو آپ سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ آپکا کیا خیال ہے کہ لوگ وہاں نظام مصطفےٰ کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

باقی صفحہ ۷ پر

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۳۰۔۳۱ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ۳۰۔۳۱ دسمبر ۸۰ء بروز ہفتہ و اتوار مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوگا جسکی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی مدظلہ فرمائیں گے۔ اجلاس میں ملک کی تازہ ترین سیاسی صورت حال، جمعیۃ کی رکن سازی کی رفتار اور دیگر تنظیمی سیاسی امور پر غور کیا جائے گا۔ مجلس شوریٰ کے ارکان کو دعوت نامے ارسال کئے جا رہے ہیں۔ سب ارکان سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

اجلاس کی افتتاحی نشست ۳۰ دسمبر ۸۰ء بروز ہفتہ دو بجے دن ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ۔

منجانب:۔ (مولانا) مفتی محمود
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

آفتابِ نبوت کے درخشندہ ستارے

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ مشہور صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھیرے بھائی۔ حواریِ رسول حضرت زبیرؓ بن عوام کے صاحبزادے تھے ان کی والدہ ماجدہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بڑی صاحبزادی اور حضرت عائشہ صدیقہ کی حقیقی بہن تھیں۔ ان رشتوں سے ابن زبیرؓ کی ذات میں بہت سی خصوصیات جمع ہوگئیں تھیں۔ ابن زبیرؓ سنہ ۱ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ہجرت کے بعد بہت دنوں تک مہاجرین کے اولاد نہیں ہوئی تھی۔ یہودیوں نے مشہور کر دیا تھا کہ یہ ان کے سحر کا نتیجہ ہے کہ عین اسی زمانہ میں عبداللہؓ پیدا ہوئے اس لئے مسلمانوں کو ان کی ولادت کی بڑی خوشی ہوئی۔ سات آٹھ سال کی عمر میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بچپن سے وہ بڑے بہادر۔ شجاع اور حوصلہ مند تھے اور اسی زمانہ سے ان میں بڑائی کے آثار نمایاں تھے سن شعور کے بعد وہ اکثر مہمات میں شریک رہے۔ طرابلس انہی کی کوشش سے فتح ہوا تھا۔

جنگ جمل میں اپنی خالہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حمایت میں پیش پیش تھے ان کی حفاظت میں اس بہادری اور شجاعت کے ساتھ لڑے کہ سارا بدن زخموں سے چور ہو گیا تھا ان کے پورے جسم میں چالیس سے زیادہ زخم آئے تھے

نظام حکومت:

ابن زبیرؓ چند سال تک تقریب تقریب کل دنیائے اسلام اور سات برس تک حجاز اور عراق کے حکمران رہے لیکن اس مدت میں ان کو ایک دن کے لئے بھی سکون و اطمینان میسر نہ آیا اور پوری مدت جنگ و جدل میں بسر ہوئی اس لئے ان کے دور میں انتظامی اور تعمیری حیثیت سے نظر ڈالنا بیکار ہے ایسے مخالف حالات میں سات برس تک اپنی جگہ پر قائم رہنا ہی ان کا بڑا کارنامہ ہے۔

تعمیرِ کعبہ:

تاہم ان حالات میں بھی انھوں نے بعض مفید اور یادگار کام انجام دیئے ہیں ان میں سے خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر ان کا قابلِ ذکر کارنامہ ہے۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل قریش نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کی عمارت کو جو بہت بوسیدہ ہوگئی تھی از سرِ نو تعمیر کی تھی لیکن سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اس کا تھوڑا سا حصہ جسے حطیم کہتے ہیں چھوٹ گیا تھا۔ یہ چھوٹا ہوا حصہ اصل بنیادِ ابراہیمی کا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ اسے بھی شامل کر کے بنیادِ ابراہیمی پر دوبارہ عمارت تعمیر کی جائے۔ اور اس کا دروازہ جسے قریش نے عمداً اس لئے زمین سے اونچا رکھا تھا تاکہ بغیر اجازت کے کوئی شخص اس کے اندر داخل نہ ہو سکے، زمین کے برابر کر دیا جائے اور مشرق و مغرب جانب دو دروازے کھول دیئے جائیں۔ لیکن ابھی لوگوں کے دلوں سے جاہلیت کے اوہام پوری طور سے دور نہ ہوئے تھے اس ترمیم سے قریش کے بھڑک جانے کا خطرہ تھا اس لئے اس خواہش کو آپ عمل میں نہ لا سکے۔

بنی امیہ اور ابن زبیرؓ کے معرکوں میں کعبہ کی عمارت کو نقصان زیادہ پہنچا تھا اس لئے ابن زبیرؓ نے اسے گرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر نقشہ کے مطابق از سرِ نو تعمیر کرایا۔ اس تعمیر میں انھوں نے حطیم کے چھوٹے ہوئے حصہ کو بھی عمارت میں شامل کر کے طول میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا اور مشرق و مغرب دو دروازے زمین سے لگا کر کھول دیئے کہ اندر جانے والوں کو زحمت نہ ہو۔ یہ تاریخ کا عبرت انگیز واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے حبشہ کے بادشاہ ابرہہ اشرم نے جو ہاتھیوں کا غول لے کر کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا تھا کعبہ کے مقابلہ میں اس کی مرکزیت توڑنے کے لئے یمن میں ایک کنیسہ تعمیر کرایا تھا۔ ابن زبیرؓ نے اسی عمارت کو گرا کر اس کے نقشی پتھر پچہ کاری اور عمارتی سامانوں کو خانہ کعبہ کی عمارت میں لگایا۔

فضل و کمال:

ابن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کے دامن میں پرورش پائی تھی اس لئے فضل و کمال کے لحاظ سے وہ اپنے ہمعصروں میں ممتاز تھے قرآن مجید کے بہت اچھے قاری تھے ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ آپ کی قرات کے معترف تھے

احادیث میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیرؓ بن عوام حضرت عائشہ صدیقہؓ، خلفائے راشدین اور بعض دوسرے اکابر صحابہ سے خوشہ چینی کی تھی ان ۳۳ روایتیں حدیث کی کتابوں میں اور ان کے تلامذہ کا دائرہ خاصا وسیع تھا۔

فقہ میں اتنا درک تھا کہ آپ کا شمار مدینہ کے صاحب علم و افتا صحابہ میں کیا جاتا تھا۔ عربی کے علاوہ مختلف زبانوں سے واقفیت تھی ان کے غلام مختلف قوم و نسل کے تھے اور وہ ان سب کے ساتھ ان کی مادری زبان میں گفتگو کرتے تھے۔

بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے عثمان بن طلحہؓ کا بیان ہے کہ فصاحت و بلاغت میں ان کا کوئی مقابل نہ تھا۔

فضائل اخلاق اور مذہبی زندگی:

فضائلِ اخلاق کے لحاظ سے ان کی زندگی نمونہ

تھی وہ عبادت و ریاضت، زہد و تقویٰ کا پیکر تھے ان کی نماز ہو بہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔

اس سکون و استغراق کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ قیام کی حالت میں بے جان ستون معلوم ہوتے تھے۔ رکوع اتنا طویل ہوتا تھا کہ دوسرے لوگ سورہ بقرہ ختم کر دیتے تھے ان کا رکوع تمام نہ ہوتا تھا۔

سجدہ کی طوالت اور استغراق سے چڑیاں اُڑ اُڑ کر پیٹھ پر بیٹھتی تھیں۔

خانہ کعبہ کے محاصرہ کے زمانہ میں جب کہ ہر طرف سنگباری ہوتی تھی وہ نہایت سکون اطمینان کے ساتھ حطیم میں نماز پڑھتے تھے۔

روزہ اور حج وغیرہ تمام ارکان سے یہی ذوق شغف تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو خود زہد و تقویٰ کا مجسم پیکر تھے وہ بھی ان کی مذہبی زندگی کے معترف تھے۔

پابندیٔ سنت:

کسی کام میں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سررشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹتا تھا۔ ایک مرتبہ ان کے بھائی عمرو بن زبیرؓ کے درمیان کسی معاملہ میں تنازعہ ہوگیا۔ سعید بن عاص حاکم مدینہ کے سامنے مقدمہ پیش ہوا اس نے دونوں کے مرتبہ کے خیال سے اپنے پہلو میں جگہ دی۔ عمرو تو بیٹھ گئے لیکن ابن زبیرؓ نے انکار کر دیا کہ یہ طریقہ خلافِ سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے فیصلہ نہیں فرماتے تھے مدعی اور مدعا علیہ دونوں کو حاکم کے سامنے بیٹھنا چاہئے۔

امہات المومنین کی خدمت:

امہات المومنین میں حضرت عائشہ صدیقہؓ ابن زبیرؓ کی خالہ تھیں انہیں کے دامن میں انہوں نے پرورش پائی تھی اس لئے ان کی بڑی خدمت کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بڑی فیاض تھیں۔ ابن زبیرؓ جو کچھ دیتے تھے وہ سب خرچ کر ڈالتیں ایک مرتبہ ابن زبیرؓ کی زبان سے اس کی شکایت نکل گئی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو اس سے تکلیف پہنچی انہوں نے ابن زبیرؓ سے ترک کلامی کی قسم کھائی۔ ان کو اس بڑی پریشانی ہوئی اور مختلف وسیلوں سے عفو تقصیر کی کوشش کی لیکن حضرت عائشہؓ صدیقہ اپنی قسم توڑنے پر آمادہ نہ ہوتی تھیں آخر میں بڑی دشواری سے سفارش اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد دلانے کے بعد کہ کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام جائز نہیں حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنی قسم توڑ دی اور اس کے کفارہ میں چالیس غلام آزاد کئے اور خالہ بھانجے میں پھر محبت کے تعلقات قائم ہو گئے

شجاعت و بہادری:

ابن زبیرؓ قریش کے شجاع ترین لوگوں میں تھے ہر معرکہ میں پیش پیش رہتے تھے ان کی پوری زندگی شجاعانہ کارناموں سے معمور ہے جس کے واقعات تاریخ کی کتابوں میں بے شمار ہیں۔ یہ ان کی شجاعت ہی تھی کہ بنی امیہ جیسی باجبروت حکومت کا سات برس تک مقابلہ کرتے رہے۔

مالی حالت:

ان کے والد حضرت زبیر بن عوامؓ قریش کے بڑے دولت مند لوگوں میں تھے ان کا تجارتی کاروبار بڑا وسیع تھا اپنے بعد پانچ کروڑ سے زیادہ روپیہ چھوڑا ایک تہائی کی وصیت ابن زبیرؓ کے لئے کر گئے تھے۔ نقد کے علاوہ جاگیر اور مکانوں کی شکل میں الگ سرمایہ تھا اس لئے ابن زبیرؓ کی زندگی شروع سے آخر تک نہایت فراغت اور اطمینان سے بسر ہوئی۔

شہادت:

عبدالملک ابن زبیرؓ کے ساتھ رعایت کرنے کے لئے آمادہ تھا انھوں نے جب دیکھا کہ مقابلہ جاری رکھنے کی کوئی صورت باقی نہیں ہے تو اپنی ماں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اماں جان میرے تمام ساتھی ایک ایک کر کے مجھ سے الگ ہو گئے ہیں میرے لڑکوں تک نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے جو چند جانثار باقی رہ گئے ان میں بھی مقابلہ کی تاب نہیں ہے ہمارا دشمن ہمارے ساتھ رعایت کرنے پر آمادہ ہے ایسی حالت میں آپ کیا فرماتی ہیں۔ اس سوال پر صدیق اکبرؓ کی بیٹی نے آمادہ بقتل بیٹے کو جو جواب دیا اس پر عورتوں کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی۔ فرمایا بیٹا تم کو اپنی حالت کا اندازہ خود ہوگا اگر تم حق پر ہو اور حق کے لئے لڑتے ہو تو اب بھی اس کے لئے لڑو کہ تمہارے بہت سے ساتھیوں نے اس کے لئے جان دی ہے اور اگر دنیا طلبی کے لئے لڑتے تھے تو تم سے برا کون خدا کا بندہ ہوگا کہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا اور اپنے ساتھ کتنوں کو ہلاک کیا اگر یہ عذر ہے کہ حق پر ہو۔ لیکن اپنے مددگاروں کی وجہ سے مجبور ہو گئے تو یاد رکھو شریفوں اور دینداروں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ تم کو کب تک دنیا میں رہنا ہے جاؤ حق پر جان دینا۔ دنیا کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے یہ جواب سن کر ابن زبیرؓ نے کہا۔ اماں مجھے خوف ہے کہ میرے قتل کے بعد دشمن میری لاش کو مثلہ کر کے سولی پر لٹکائیں گے۔ بہادر ماں نے جواب دیا کہ بیٹا ذبح ہونے کے بعد بکری کو کھال کھینچنے سے تکلیف نہیں ہوتی جاؤ خدا سے مدد مانگ کر اپنا کام پورا کرو۔ اس کے بعد ابن زبیرؓ نے اپنی صفائی پیش کی حضرت اسماءؓ نے فرمایا۔ میں ہر حالت میں صبر و شکر سے کام لوں گی۔ اگر تم مجھ سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے تو صبر سے کام لوں گی اور اگر تم کامیاب ہوئے تو تمہاری کامیابی پر خوش ہوں گی۔ پھر بیٹے کو دعائیں دیں اور گلے لگا کر رخصت کیا۔ کہ جاؤ بسم اللہ اپنا کام پورا کرو۔ ماں سے رخصت ہو کر وہ سیدھے رزمگاہ پہنچے اور بڑی شجاعت و بہادری کے ساتھ لڑے ان کے صف شکن حملوں کو دیکھ کر شامیوں نے پورا زور صرف کر دیا اندر بڑھتے ہوئے حرم کے پھاٹک تک پہنچ گئے ابن زبیرؓ کے ساتھ بہت تھوڑے آدمی رہ گئے وہ شامیوں کے ریلے کی تاب نہ لا سکے لیکن ابن زبیرؓ نے منہ نہ موڑا اور اسی بہادری کے ساتھ لڑتے لڑتے شہید

محمد ادریس قاری

صدر جنرل محمد ضیاء الحق بنام ارباب سیاست

عوام کی قیادت کون کرے؟

صدر مملکت، اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے کھاریاں ملتان میں پاک فوج کے جیالے افسروں اور نوجوان مجاہدوں سے "افواج کے قومی کردار" کے موضوع پہ اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا "میرا یقین ہے کہ امور مملکت چلانے کے لیے مسلح افواج موزوں ادارہ نہیں۔ تاہم وہ انتشار، خانہ جنگی اور ملک ٹوٹنے کے پیش نظر خاموش تماشائی بن کر نہیں رہ سکتیں"

صدر مملکت نے مندرجہ بالا بات ایسے حالات میں ارشاد فرمائی ہے کہ انتخابات کا سال قریب آنے کو ہے۔ اور سال نو کی آمد انتخابات کے لیے ہمیں مثبت تیاری کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں اگرچہ مارشل لاء اور جمہوری حکومتوں کے درمیان آنکھ مچولی کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے برسر اقتدار طبقہ الزام دھرنے کی خاطر فوج کو ذمہ دار قرار دیتا رہا۔ جب کہ فوج نے کارروائی نظریۂ ضرورت کے تحت کی —— بات کس کی صحیح اور کس کی غلط —— ؟ اس سے قطع نظر سے کسی اختلاف کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ یہ مجموعی صورت حال پاکستان کے لیے ہر صورت نقصان دہ ثابت ہوئی۔ حکومتوں کا عدم استحکام معاشی توازن کو بھی نقصان پہنچاتا رہا۔

اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا رہا کہ ہر حکمران کو خواہ فوجی تھا یا سویلین اس کے سامنے سرنگوں پر احتجاج ہوا تو اس نے اقتدار منتقل کیا ورنہ اس نے یہی کوشش کی کہ کسی طرح اس کا اقتدار مضبوط رہے باقی ملکی حالات سے اسے کوئی غرض نہ رہی۔

جمہوری آئین کے ہوتے ہوئے کسی بھی ملک کے لیے یہ نیک شگون نہیں ہے کہ آئین کا تسلسل بحال نہ رہ سکے اور جمہوریت کے پودے کی آبیاری ناممکن بنا دی جائے اس کے برگ و بار کی افزائش سے عوامی امنگوں کے پروان چڑھنے کی بجائے اسے موسم خزاں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اس کی کونپلیں شاخیں پھلنے پھولنے اور عوامی حقوق سے سرشار ہو کر ہوا کے جھونکوں سے خراماں خراماں ہونے کی بجائے اس کی شاخ شاخ حیات کی شیرینی کو ترس جائے اور مالی کی بے رحمی کے سبب اس کی جڑیں تک پانی کی بوند بوند کو ترس جائیں۔

جمہوری معاشرہ میں جمہوری فضا کا برقرار نہ رہ سکنا۔ یقیناً ایک بڑے المیہ سے کم نہیں بات تو چند سیاست دانوں کی ہوتی ہے اور سزا پوری قوم کو ملتی ہے۔ اس لیے جمہوری معاشرہ میں جمہوری اقدار کو پنپنے کا موقع ضروری ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب جمہوری آئین کا تسلسل بحال ہو۔

جناب صدر کے نزدیک یہ کسی طرح موزوں نہیں کہ مسلح افواج ملک کا نظم و نسق سنبھالے۔ ہم صدر موصوف کی نہ صرف اس بات کی تائید کرتے ہیں بلکہ اس سے آگے یہاں تک بھی حالات و واقعات کے پیش نظر کہہ سکتے ہیں کہ غیر مسلح افواج کے افراد (یعنی ریٹائرڈ فوجی) کو بھی اجازت نہیں ہونی چاہیے کہ وہ سیاست میں حصہ لے —— ریٹائرڈ فوجی اگرچہ جمہوری معاشرہ کا ہی ایک فرد ہے تاہم اس کی از اول تا آخر جس ماحول میں ذہنی آفرینش اور تربیت ہوتی ہے۔ اس کے بعد مشکل سے ہی وہ صحیح جمہوری مزاج باقی رکھ سکتا ہے اس کی بالکل واضح مثال اس وقت کے ریٹائرڈ ائر مارشل اصغر خاں کی شکل میں زندہ موجود ہے۔ جو سیاست دانوں سے الگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتے ہیں۔

صدر جناب موصوف کی یہ بات اس لحاظ سے بھی عقل کے معیار پر پوری اترتی ہے کہ اگر مسلح افواج کاروبارِ حکومت میں شمولیت سے ذمہ داری سنبھال لیں تو اس سے ان کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کا پورا ہونا بظاہر مشکل ہو جاتا ہے۔ جس سے ملک کے دفاع کا متاثر ہونا ایک بدیہی امر ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ایک حقیقت

باقی صا۱۶ پر



حافظ ارشاد احمد دیوبندی (ظاہر پیر)

اللہ والوں کی دنیا



ید بیضا لئے [illegible] ہیں اپنی آستینوں میں

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ؕ

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہٗ جن کا تاریخی نام منظور احمد ہے آپؒ دیوبند "دارالعلوم" کے صف اول کے بزرگ اور راہنما ہیں۔ آپؒ حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نوراللہ مرقدہٗ کے ہم زلف ہیں عمر میں بھی صرف چھ سات مہینے کا صرف معمولی سا فرق ہے۔ آپ نہایت ہی لطیف مزاج اور صاحب کرامات کثیرہ بزرگ ہیں۔ آپ سے متعلق قصص الاکابر میں ایک واقعہ مرقوم ہے کہ ایک عورت اپنے نابینا بچے کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت اس بچے کو بحکم الٰہی اچھا کر دیجئے آپ نے فرمایا "نعوذ باللہ" میں کوئی مسیح علیہ السلام ہوں مگر جب بذریعہ کرامت آپ کی زبان پر یہ لفظ وارد ہوا۔ ماحکیمٌ ماحکیمٌ۔ تو آپ نے یہ جملہ کہہ کر اس بچے کے منہ پر ہاتھ سے مس کیا تو وہ بچہ فوراً باذن اللہ ٹھیک ہوگیا۔ آپؒ نے ایک بار بطور مزاح فرمایا کہ "مولوی" بھی فوجیوں سے کم نہیں۔ اس لیے کہ وہ پلٹن اور رسالہ سے لڑتے ہیں۔ اور یہ کتاب اور رسالہ ہے چنانچہ آپ ہی کی لطائف سے یہ واقعہ بہت ہی مشہور ہے کہ ایک مسجد کی محراب میں یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

ایک شیعہ کا اس طرف گذر ہوا تو وہ یہ شعر پڑھ کر [illegible] لیا اور لفظ حیدرؓ کی طرف [illegible] کر کہا کہ حضرت آپ ہی کی خاطر ہم [illegible] تے پھرتے ہیں۔ اور آپ ہیں کہ ان ہی تینوں کے ساتھ ہر مجلس اور ہر محفل میں موجود رہتے ہیں۔ پھر اس نے لفظ "حیدرؓ" کو چھیل دیا مگر جب دوسرے دن اس کا وہیں سے گذر ہوا تو حیدرؓ پھر لکھا ہوا تھا اس شیعہ نے کہا سچ ہے کہ رحماءُ بینھم۔

روایت ہے کہ ایک یوم بی بی رابعہ بصریہؒ غیر معمولی غصے اور جوش کے عالم میں ایک ہاتھ میں پانی اور دوسرے میں آگ لیکر جا رہی تھیں کسی صاحب نے پہچان لیا اور دریافت کیا "بی بی صاحبہ کہاں" بی رابعہ بصریہؒ آج میں جہنم کی آگ کو بجھانے اور جنت کو جلانے کے لیے جا رہی ہوں" وہ صاحب، بی بی صاحبہ ایسا کیوں؟ بی بی رابعہ بصریہؒ افسوس کہ میں نے جس کو بھی دیکھا وہی جہنم کے خوف اور جنت کی لالچ اور طمع میں اللہ رب العٰلمین کی عبادت کرتا ہے۔ خالص (جہنم کے خوف اور جنت کے لالچ کے علاوہ) اللہ تعالےٰ کے لیے کوئی بھی عبادت نہیں کر رہا۔ بس ان دونوں کی حالت کذائی کو بدل دینا چاہیئے تاکہ عبادت صرف اور صرف ذات رب العٰلمین کے لئے رہ جائے کسی کا خوف یا کوئی طمع شریک نہ ہو۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد یہ حال ختم ہوگیا تو بی بی صاحبہ — پانی اور آگ کو پھینک کر اپنے دوپٹہ کے نقاب سے واپس گھر آگئیں۔

زعیم ملت مفکر احرار جناب چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ ایک روز حسب معمول اپنے مرکزی دفتر لاہور میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ بہت ہی زیادہ خوشی و انبساط کے عالم میں ایک رضاکار نے آپ کو خوشخبری کے انداز میں ایک لیسے صاحب کی وفات کی اطلاع دی جس کے ساتھ چوہدری صاحبؒ کو نہایت ہی شدت کے ساتھ سیاسی اختلافات تھے تو آپ نے اس رضاکار کو زور سے ایک تھپڑ رسید کیا اور دفتر سے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ (حالانکہ چوہدری صاحب مرحوم نہایت ہی شفیق تھے اور ان کو غصہ بہت ہی کم آتا تھا) چہرہ مبارک افسوس سے سرخ ہوگیا اور آپ کافی دیر تک دفتر کے صحن میں ٹہلتے رہے اور بار بار پڑھتے رہے انا للہ وانا الیہ راجعون ؕ اور دعا کرتے رہے کہ یا اللہ مرحوم کی مغفرت فرما دیجیئے۔ اور اس کی لغزشات کو معاف کر دے پھر اپنے رضاکار کو بلا کر سمجھایا کہ بیٹا کسی کی موت پر خوش نہیں ہونا چاہیئے حدیث میں آیا ہے۔ اذکروا موتاکم بالخیر۔ مرنے والوں کو اچھائی سے یاد کرو

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اپنی طالب علمی کے زمانہ کی یہ حکایت

فقیہ شہر

گردش ایام

مساوات پارٹی کا تانا بانا

گرچہ پاکستان سیاسی پارٹیوں میں عرصہ سے خود کفیل چلا آرہا ہے اور اس کے برآمدی آرڈر نہ ہونے کے باعث خام مال بھی بکثرت موجود رہتا ہے۔ سیاسی انجینئر موقع ضائع کئے بغیر جہاں ضرورت پڑتی ہے قبل از وقت ہی ماڈل تیار کر کے سیاسی جماعت کا ڈھانچہ پیش کر دیتے ہیں۔

جس طرح سیاست کے تمام پیچ و خم نرالے ہیں اسی طرح اس کی تخلیقی مراحل بھی عجوبہ ہی ہوتے ہیں۔ جب کوئی پارٹی معرض وجود میں آتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک پارٹی سے کچھ لوگ اختلاف رکھتے تھے اور "وہ اپنی ہی ذات میں انجمن تھے" اپنی الگ محفل سجا لیتے ہیں یا بقول شخصے تاکہ ہر سیاسی لیڈر کہہ سکے کہ "تو زیادہ تو نہیں" بھی تو ہے۔"

نو تشکیل شدہ پارٹی جناب محمد حنیف صاحب رامے کی ہے۔ پیدائش ۷۸ء میں ہوئی۔ نام رکھا ہے۔ پاکستان مساوات پارٹی۔ عمر دراز ہو۔ خدا کرے اس کا مطلب اس حد تک ہو کہ پارٹی کے اندر مساوات قائم ہو گی ورنہ پاکستان کو تو بہت سی بیرونی قوتیں بھی برابر کرنے کا عرصے سے ارادہ و تہیہ کئے ہوئے ہیں، اور کچھ لوگ ہیں کہ ؎

بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفان کئے ہوئے

سنا ہے کہ اس پارٹی کا ایک پرچم بھی ہے جس پر شیر کا تو نہیں کسی انسان کے ہاتھ کا پنجہ بھی ہے اور یہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس طرح کی مساوات کی داغ بیل ڈالی جائے گی۔ شیر [illegible] بدولت جو اپنے دوست سے و[illegible] قصہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا [illegible]

دوست آرام فرما رہے تھے اور شیر بہادر دوست کے منہ پر بیٹھنے والی مکھی کو بہت مرتبہ اشارہ و کنایہ سے سمجھاتے رہے۔ مگر وہ بھی "شیر کی بچی" تو نہ تھی لیکن اس کی "حریفہ" ضرور تھی۔ بار بار آن بیٹھتی۔ آخر شیر نے ایک تھپڑ رسید کیا اور دوست کا چہرہ لہولہان کر دیا اور مقابلہ کی پوزیشن کیا رہی وہ ہم آپ کو اس قصہ سے وضاحت سے عرض کرتے ہیں۔

قصہ یہ ہے کہ کسی گاؤں میں جبکہ ابھی کارپوریشنوں کا وقت نہ آیا تھا سادہ لوح۔۔ دیہاتیوں کے ہاں مچھروں نے یلغار کی تو انہوں نے مچھروں سے تنگ آکر میٹنگ کی۔ طے یہ پایا کہ فلاں جگہ جو گندا پانی جمع رہتا ہے وہاں ہر قسم کے مچھر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لہذا بہتر ہے ان سے وہاں مقابلہ کیا جائے اور موقع پا کر ان کو ختم کر دیا جائے۔

چنانچہ حسب پروگرام بندوقیں لئے دیہات کے چند بہادر اور جانباز مچھروں کو زیر کرنے کی خاطر پہنچ گئے۔ جاتے ہی زور سے گولیاں برسائیں اور مچھروں کے ڈھیر لگا دیئے لیکن وہ سب زندہ اور نیم مردہ تھے جن میں سے کچھ اڑ کر ان کے اپنے ساتھیوں پر آ بیٹھے۔ تو وہ رائفل مین کو اشارہ کرتے ارے دیکھو! یہ مچھر میری پیشانی پر بیٹھا ہے، مارو گولی۔ ڈزن۔ بہت سے ساتھی اس طرح شہید کر دیئے۔ چنانچہ فیصلہ سنایا گیا۔ اگرچہ ہمارے بہت سے بہادر بھی شہید ہوئے تاہم مچھروں کو بھاری جانی مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ اور وہ پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔ بہرحال شیر کی دوستی کو نبھانے کا حل آج تک کسی نے نہیں بتلایا۔ شیخ سعدی مرحوم نے بھی صرف یہی بتلایا تھا کہ ہاتھی والوں سے دوستی کرنے کا طریقہ گھر کے دروازے اونچا کرنا ہے ــــ اور بس۔

بہرحال رامے صاحب نے اس پنجے سے مساوات کی تعبیر کی ہے۔ ہم نے اپنے ایک دوست سے عرض کی یہ کیا فلسفہ ہے کہ انسانی پنجے سے مساوات ہو سکے۔ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ ؎

خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

وہ کہنے لگے تمہاری کم علمی پر افسوس۔ جاؤ۔ پہلے پڑھو۔ اور کچھ سیکھو۔ پھر بات کرو ؎

وقت خوردن یکساں می شود

محترم رامے صاحب نے حال ہی میں شیخوپورہ میں ایک ظہرانے میں شرکت کی اور ظہرانے میں جب مہمانوں کے سامنے ماش اور چنے کی گرم دال۔ ٹماٹر۔ مولی کا سلاد اور تازہ تندوری روٹی پیش کی گئی تو سب لوگ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے، لیکن رامے صاحب نے منہ تکنے کی بجائے دال پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا کہ میں آئندہ جہاں بھی جاؤں گا دال روٹی ہی کھایا کروں گا۔ اس خبر کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ رامے صاحب کے سابق سیاسی گروہ نے بھی

مرحوم ایوب خان کے خلاف اپنی مہم کا آغاز ضلع شیخوپورہ کے ایک [illegible] دا میں ساگ روٹی کھا کر کیا تھا۔

رائے صاحب نے [illegible] ندہ وہ جہاں بھی جائیں گے [illegible] ئیں گے۔ "جہاں بھی جائیں گے" [illegible] نے فضول لگائی ہے کیونکہ گھر کی مرغی بھی دال برابر ہوتی ہے؟ تو یوں فرماتے۔ میں ہمیشہ دال روٹی کھایا کروں گا اس سے زیادہ سیاسی فائدہ حاصل ہوتا۔

رائے صاحب نے اپنے لئے آسان نسخہ تلاش کر لیا ہے دال روٹی کھایا کریں گے۔ معلوم ہوتا ہے وہ مرغ قورمے کھانے کا ارادہ ترک کر کے دال روٹی کی طرف آئے ہیں۔ اس سے ان کو ایک تو فائدہ یہ ہوا کہ اب جدھر رخ کریں گے غریب مک لپک کر ان کا استقبال ان الفاظ میں کریں گے :۔

آگیا بھئی آگیا۔ دال روٹی والا آگیا

دوسرا فائدہ ان کو اپنے سیاسی حریفوں کے مقابل یہ ہوگا کہ وہ عام جلسوں میں چیلنج کریں گے۔ میں نے تو دال روٹی سے گذارا کیا۔ کیا پیپلز پارٹی والے تھوڑی سی چھوڑ کر بھنگ پینے کو آمادہ ہیں۔ نصر اللہ خان حقہ چھوڑ کر لیمپ اور ہتھوڑا کا سگریٹ استعمال کریں گے؟ اور نورانی میاں حلوئی پلاؤ چھوڑ کر کھچڑی کھائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کے حریفانِ سیاست مات کھا جائیں گے اور اس طرح میدانِ سیاست ان کو خالی میسر آئے گا۔

اصغر خان کا نام ہم نے اس لئے نہیں لیا کہ وہ رائے صاحب سے بھی ایک قدم آگے گیا۔ انہوں نے پہلے ہی ہوائی جہاز چھوڑ کر پیدل دورے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ان کی بات چھوڑو وہ تو عقل سے بھی پیدل ہیں۔ ہم نے ان کی بات مسترد کر دی۔

بقیہ :۔ جنرل ضیاء الحق

ہے کہ جمہوری اقتدار نظریاتی سرحدوں کا تحفظ نظریاتی ملک ہی کر سکتا ہے جبکہ جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ میدان کا مجاہد ہی کر سکتا ہے جس طرح ایک انڑ ٹینڈ سیاست دان کو محاذ جنگ پر بھیجنے سے شکست ہو سکتی ہے اور وہ اپنی کارکردگی سے جو گل کھلا سکتا ہے۔ بعینہ اسی طرح ایک فوجی اور پیشہ والانہ مجاہد میدان سیاست میں اسی کیفیت کا شکار ہو سکتا ہے۔ سیاسی مفکر ہونا اور چیز ہے اور مرد میدان جنگ چیز سے دیگر ہے اس لئے "میدان اپنا اپنا" کا اصول پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ دونوں محاذ (جغرافیائی اور جمہوری) تباہی و بربادی کا شکار ہو جائیں گے۔ اور نتیجہ ملک کی اجتماعی تباہی و بربادی کے سوا اور کیا ہوگا۔

صدر گرامی قدر موصوف نے اپنی مجبوری اور افواج کی اقتدار پر آنے کی وجہ بھی بتائی ہے کہ مسلح افواج کا جہاں یہ فرض ہے کہ دشمن ملک کی طرف سے حملہ کا بھرپور جواب دے کر وطن عزیز کے انچ انچ کی حفاظت کرے وہاں وہ داخلی انتشار۔ بدامنی اور خانہ جنگی کے ہوتے ہوئے خاموش تماشائی بن کر اسے نہیں دیکھ سکتیں

سیاست دان اگر اپنی عزت و تعظیم اور برتری کو مسلح افواج اور عوام میں برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے ضروری ہو جاتا ہے وہ اپنے کردار سے اتفاق امن و آشتی اور صلح با عام و خاص کا مظاہرہ کریں۔ نہ یہ کہ ہر فرد اپنی ہی پارٹی کے افراد سے دست و گریبان ہو جائے۔ اور ہر ایک کی خواہش ہو کہ دوسرے کا دامن تار تار کر دے۔

سیاست دانوں کے پیدا کردہ مخصوص حالات کے پیش نظر اگر انتخابات نہ ہوئے تو اس کی ذمہ داری ارباب سیاست پر ہوگی۔ دل سے سوچنے کی بات ہے اتحاد سے تین جماعتیں علیحدہ ہوئیں۔ ازاں بعد مسلم لیگ نے خود اپنا نام روشن کیا ہے۔ حنیف رامے صاحب سب سے الگ ہیں۔ مولانا کوثر نیازی کا رخ کسی کی طرف ہے ہی نہیں۔ اندریں حالات سیاستدانوں کی طرف سے یہ مطالبہ کرنا کہ انتخابات فوری طور پر کرا دیئے جائیں ناقابل فہم ہے۔

بقیہ :۔ اللہ والوں کی دنیا

اکثر سنایا کرتے تھے۔ کہ مدرسہ کی جانب سے ہمیں جو دال ملا کرتی تھی اس کے بارے میں ہم دیواروں پر "الاستفتاء" کے عنوان سے لکھا کرتے تھے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس بارہ میں کہ مدرسہ کی طرف سے جو دال ہمیں ملتی ہے آیا اس کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ

نوٹ :۔ حضرت مولانا جالندھری مرحوم کے فرمان کے مطابق جو دال انہیں مدرسہ کی جانب سے ملا کرتی تھی۔ اس میں کٹورہ بھر پانی میں دال کا کوئی دانہ ہی تیرتا ہوا نظر آتا تھا) مگر فرماتے کہ اساتذہ کرام ہمیں ڈانٹ کرتے کہ تم کھاتے ہو اور بے قدری کرتے ہو فرماتے ایک دن میں نے جرأت کر کے دریافت کیا کہ حضرت گستاخی معاف ہمیں مدرسہ کی طرف سے جو پانی ابلا ہوا ملتا ہے جس میں صرف چند دانے دال کے ہوتے ہیں اس کے متعلق تو آپ حضرات کا یہ فرمان ہے کہ ہم اس نعمت خداوندی کی بے قدری کر رہے ہیں۔ مگر آپ کو مدرسہ کی جانب سے کھانے کے لیے کیا ملتا تھا؟ استاذ محترم نے جواباً فرمایا کہ بیٹا ہم رخصت کے دن دہلی کے بازار میں جاتے وہاں امیر لوگ مولیاں خرید کرتے وقت پتے پھینک دیتے تو ہم وہی پتے جمع کر کے لے آتے ہفتہ بھر وہی مولیوں کے پتے کھاتے اور دلجمعی سے تعلیم حاصل کرتے۔ سبحان اللہ۔ مولانا مرحوم واقعہ سنانے کے بعد ہمیشہ ہی آبدیدہ ہو جاتے تھے۔

احقر راقم کا مشاہدہ بھی الحمد للہ کچھ اس طرح کا ہے کہ ہم دین پور شریف میں حصول تعلیم کے دوران ایک دیگ پانی کی بھر کر پکاتے جس میں سیر سوا سیر دلیا ڈالتے جس میں نہ میٹھا ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی دیگر لوازمات

ابو عمار زاہد الراشدی

مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور و نشر و اشاعت، جمعیۃ علماء اسلام

٭ جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی ۳۰ ربیع الثانی تک جاری رہے گی۔

٭ ربیع الثانی کو رکن سازی کے خصوصی مہینہ کے طور پر منایا جائیگا۔

٭ رکن سازی سے متعلقہ امور پر چند اہم گذارشات

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی مجلس عمومی کے طے کردہ شیڈول کے مطابق ملک بھر میں جمعیۃ کی رکن سازی یکم ذیقعدہ سے شروع ہو کر چھ ماہ تک جاری رہنی ہے۔ اس حساب سے رکن سازی کی مہم انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ تک جاری رہے گی اور ربیع الثانی کو رکن سازی کے خصوصی مہینہ کے طور پر ایک پرجوش اور ہمہ گیر مہم کی صورت میں منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مرکزی اور صوبائی تنظیمی کمیٹیوں کے اجلاس ربیع الاول کے پہلے عشرہ تک مکمل ہو جائیں گے اور مہم کی عملی صورت کے بارے میں تمام شاخوں کو بر وقت آگاہ کر دیا جائے گا۔

۲۔ رکن سازی کی کاپیاں شاخوں کو فراہم کرنے میں قدرے تاخیر ہو گئی ہے لیکن اب بحمد اللہ تعالیٰ ملک بھر میں ابتدائی ضرورت کے مطابق کاپیاں تقسیم ہو چکی ہیں۔ مزید ضرورت کے بارے میں مرکزی دفتر کو جلد آگاہ کیا جائے گا اور اگر کسی جگہ اشد ضرورت ہو تو رکن سازی کی سابقہ کاپیوں سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ان کاپیوں کے نمبر اور تعداد جمعیۃ کے صوبائی امیر یا صوبائی تنظیمی کمیٹی کے سربراہ کے پاس درج کرا کے باقاعدہ منظوری حاصل کر لی جائے۔ اس طریق کار کی پابندی ضروری ہے۔

۳۔ مرکزی اور صوبائی تنظیمی کمیٹیوں کی دستوری حیثیت کے بارے میں کچھ احباب نے مجھ سے استفسار کیا ہے، اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مرکزی مجلس عمومی کی طرف سے تنظیمی امور کا شعبہ راقم الحروف کے سپرد کئے جانے کے بعد ملک بھر میں رکن سازی اور ابتدائی، ضلعی اور صوبائی انتخابات کی نگرانی براہ راست میری ذمہ داری ہے لیکن میں نے حضرت القائد مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے مشورہ سے ہر سطح پر سہولت کار اور ٹیم ورک کی خاطر تنظیمی کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور دستوری لحاظ سے ان کمیٹیوں اور ان کے ارکان کی حیثیت مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور کی حیثیت سے میرے نمائندوں کی ہے۔ اس لئے ملک بھر میں سب جماعتی احباب سے گذارش ہے کہ ان کمیٹیوں کے ساتھ ہر سطح پر بھرپور تعاون فرمائیں۔

۴۔ مرکزی مجلس عمومی نے ابتدائی و ضلعی انتخابات کے لئے جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ، صوبائی انتخابات کے لئے رجب المرجب اور مرکزی انتخابات کے لئے شعبان کا مہینہ مقرر کیا ہے۔ اس لئے ۳۰ ربیع الثانی تک صرف رکن سازی کی جائے۔ انتخابات کے سلسلہ میں نظام اور طریق کار کا اعلان ربیع الثانی میں انشاء اللہ تعالیٰ کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل کسی بھی سطح پر انتخابات نہ کرائے جائیں۔

۵۔ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے محدود وسائل کے باوجود رکن سازی کے سلسلے میں دو پوسٹر، ایک تعارفی پمفلٹ اور قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کے ایک خصوصی انٹرویو کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ صفر کے وسطی عشرہ میں صوبائی دفاتر کی وساطت سے تمام اضلاع کو محدود تعداد میں فراہم کر دیئے جائیں گے تاکہ ربیع الثانی کی مہم کے لئے ضلعی جمعیتیں اپنی ضرورت کے مطابق مزید چھپوا سکیں۔

۶۔ راقم الحروف رکن سازی کے سلسلہ میں تازہ صورتحال سے آگاہی اور جماعتی کارکنوں سے رابطہ کے لئے ضرورت اور وقت کی گنجائش کے مطابق ملک کے مختلف حصوں کے تنظیمی دورے کر رہا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ ربیع الثانی تک جاری رہیں گے۔ صوبائی تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس دوران مفوضہ علاقوں کے بار بار دورے کر کے رکن سازی کی رفتار کا جائزہ لیتے رہیں تاکہ کام میں کسی بھی جگہ سستی یا کمزوری واقع نہ ہو۔

۷۔ خواتین کی ممبرشپ کی طرف خصوصی توجہ دیں جو ملکی انتخابات کے نقطہ نظر سے انتہائی ضروری ہے۔ اور اگر کسی جگہ

کام کو سمجھنے اور سنبھالنے والی خواتین مل جائیں تو ان کے الگ حلقے بھی قائم کئے جائیں۔

۸۔ جمعیۃ علماء اسلام کی رضاکار تنظیم "انصار الاسلام"، ابھی تک ہماری سنجیدہ توجہ سے محروم ہے جبکہ سیاسی جماعتوں کے لئے مستحکم اور منظم رضاکار تنظیمیں سب سے بنیادی ضرورت ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر سطح پر انصار الاسلام کی رکن سازی اور تنظیم نو کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور جمعیۃ کے تمام عہدہ دار اور تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان اس سلسلہ میں مرکزی سالار اعظم اور صوبائی سالاروں سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

۹۔ رابطہ عوام کی اس ہمہ گیر مہم میں اپنے جماعتی آرگن ہفت روزہ ترجمان اسلام کی اشاعت بڑھانے پر بھی خصوصی توجہ فرمائیں تاکہ جمعیۃ کی آواز زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے۔ تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان رکن سازی کے ساتھ ساتھ انصار الاسلام کی تنظیم نو اور ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت کے کام کی بھی نگرانی کرتے رہیں۔

۱۰۔ رکن سازی کے سلسلہ میں کام کرنے والے تمام دوستوں سے گذارش ہے کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے دستور کا ایک بار پھر بغور مطالعہ فرمائیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ ہر سطح پر دستور کی پابندی کے رجحان کو فروغ اور تقویت ملے کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنے جماعتی و دینی مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

۱۱۔ رکن سازی کے سلسلہ میں کام کرنے والے تمام عہدہ دار، کارکن اور تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان اس بات کا بطور خاص اہتمام فرمائیں کہ پر شدہ رکنیت فارم مع فیس بالائی تنظیمی کمیٹیوں کی وساطت سے مرکزی دفتر کو ساتھ ساتھ بھجوائے جاتے رہیں اور یہ بات نوٹ فرمائیں کہ تمام پر شدہ فارم مع فیس مرکز کو وصول ہوئے بغیر کسی شاخ کی رکن سازی اور بالائی مجلس عمومی میں نمائندگی قبول نہیں کی جائے گی۔

۱۲۔ دستور کے مطابق رکن سازی کا ہر سطح پر مکمل ریکارڈ رکھا جائے اور رکن سازی کے سلسلہ میں سرگرمیوں، تنظیمی دوروں اور اجتماعات کی خبریں قومی اخبارات کو بلاناغہ ارسال کی جائیں، اور ان کی ایک نقل مرکزی دفتر کو بھی بھجوائی جائے۔

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

صوبہ سرحد میں رکن سازی کے لئے ضلعی نظماء کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور نشر و اشاعت مولانا زاہد الراشدی نے گذشتہ روز پشاور میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر حضرت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور صوبہ میں رکن سازی کے بارے میں صورت حال پر ان سے تبادلہ خیالات کیا اور بعد ازاں انہوں نے صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں رکن سازی کے لئے مندرجہ ذیل نظماء کے تقرر کا اعلان کیا۔

ڈیرہ اسماعیل خان :۔ مولانا قاضی عبداللطیف
بنوں :۔ حاجی گل رحمان
کوہاٹ :۔ حاجی محمد ابراہیم پراچہ
پشاور :۔ مولانا عزیز الرحمٰن
مردان :۔ مولانا لطف الرحمٰن
مالاکنڈ :۔ صاحبزادہ خالد جان
دیر :۔ مولانا قاضی عبدالسلام
سوات :۔ حاجی عبدالستار
ایبٹ آباد :۔ مولانا فضل رزاق
مانسہرہ :۔ حاجی عبدالستار خان
کوہستان :۔ جہاندار خان

آپ نے کہا کہ صوبائی سطح پر رکن سازی کی کاپیوں اور ریکارڈ وغیرہ کے انچارج ڈاکٹر عبدالرحمٰن ہوں گے وہ تمام اضلاع کے نظماء رکن سازی کے متعلقہ امور کے لئے صوبائی دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی سرکی روڈ پشاور میں ڈاکٹر صاحب موصوف سے رابطہ قائم کریں۔

مولانا زاہد الراشدی نے نوشہرہ اور مردان میں بھی جماعتی راہ نماؤں سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا اور رکن سازی کے سلسلہ میں صورت حال کا جائزہ لیا۔

مولانا زاہد الراشدی کا تنظیمی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم برائے تنظیمی امور و نشر و اشاعت مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پنجاب کے مختلف حصوں کا دورہ کریں گے اور رکن سازی کی تازہ ترین صورت حال کا جائزہ لینے کے علاوہ کارکنوں کے اجتماعات سے خطاب کریں گے۔

۲۶ دسمبر بروز منگل :۔ ۱۰ بجے شاہ کوٹ
ظہر مع رات فیصل آباد۔

۲۷ دسمبر بروز بدھ :۔ صبح ۹ بجے چنیوٹ
ظہر :۔ چوہڑ کانہ
رات : نوشہرہ درکاں

مولانا حافظ سلطان احمد کو صدمہ

ملتان : مرکزی مجلس تحفظ اہلسنت پاکستان کے نائب ناظم جناب حضرت مولانا حافظ سلطان احمد صاحب مورخہ ۳۰ نومبر کو تبلیغی دورہ پر جا رہے تھے۔ اچانک سواری سے گرنے کی وجہ سے بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے سرحد، پنجاب، سندھ کا دورہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس وقت حضرت حافظ صاحب نشتر ہسپتال ملتان زیر علاج ہیں۔

لاڑکانہ۔ ۳۰ نومبر۔ آج سرکٹ ہاؤس سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے سرپرست اور ممتاز عالم دین مولانا علی محمد حقانی نے صدر و چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق سے ملاقات کی۔ اور ان کو ضلع لاڑکانہ کے بالخصوص اور پورے ملک کے بالعموم عوامی مسائل سے آگاہ کیا۔ مولانا حقانی نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کی طرف سے مطالبات پر مشتمل ایک عرضداشت بھی صدر مملکت کو پیش کی۔ صدر مملکت نے یقین دلایا کہ انشاء اللہ آپ کے مطالبات پر عمل کیا جائے گا۔

سواد اعظم اہلسنت کے رہنماؤں پر پابندی افسوسناک ہے

کراچی (پ ر)۔ جمعیۃ علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما امیرزادہ خان سواتی نے ایک بیان میں سندھ میں سواد اعظم اہلسنت کے مذہبی رہنماؤں کے داخلے پر پابندی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ محرم الحرام کے پہلے عشرہ میں یہ مذہبی رہنما کراچی اور سندھ کا دورہ کر کے ہر سال اصلاح احوال کا عظیم فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

نوشہرہ

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور تنظیمی کمیٹی کے سربراہ جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب نے نوشہرہ کا مختصر دورہ کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب ناظم اعلیٰ حکیم احمد رفیع الدین صاحب اور ناظم کرامت اللہ قادری صاحب سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا آپ نے جمعیۃ کے عہدہ داروں پر زور دیا۔ کہ جمعیۃ کی نئی رکن سازی کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے سرگرمی سے جدوجہد کریں۔ اور علاقہ میں جمعیۃ کو مضبوط بنیادوں پر منظم کریں۔ آپ نے کہا جمعیۃ علماء اسلام ملک میں پاکستان قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر قومی سالمیت کے تحفظ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے مؤثر کردار ادا کر رہی ہے۔ اور آئندہ بھی ان مقاصد کے لئے پاکستان قومی اتحاد کے ساتھ جدوجہد

کرتی رہے گی

کارروائی ماموں کانجن :

گذشتہ دنوں مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب لدھیانوی ناظم اعلیٰ فیصل آباد شہر کی زیر صدارت ارکان جمعیت علماء اسلام ماموں کانجن کا اجلاس منعقد ہوا جس میں جمعیت کے ایک سرگرم کارکن محمد یونس نے عہدیداران کے نام بالترتیب پیش کئے۔

سرپرست :۔ حافظ الحاج جناب حسام الدین صاحب

امیر :۔ مولانا محمد انور صاحب

نائب امیر اوّل :۔ ملک محمد صدیق صاحب

نائب امیر دوئم :۔ جناب احمد دین صاحب

ناظم اعلیٰ :۔ ڈاکٹر غلام ربانی صاحب

نائب ناظم :۔ حافظ محمد حنیف صاحب

ناظم نشر و اشاعت :۔ مولوی یعقوب الہاشمی

خازن :۔ الحاج عبدالغنی صاحب

سالار :۔ محمد مالک صاحب۔ ہوٹل والے

جلسہ سیرت صحابہ کرام رضؓ

جمعیۃ علماءِ اسلام گڑھی خیرو تحصیل کے زیر اہتمام مدنی مسجد گڑھی خیرو میں جلسہ سیرت صحابہ کرام منعقد ہوا جلسہ سے جناب استاد العلماء حضرت مولانا عبداللہ چانڈیو مدظلہٗ العالیٰ نے سیرت صحابہ کرام کے موضوع پر خطاب کیا۔ حضرت مولانا مولوی عبداللہ چانڈیو مدظلہٗ العالی سندھ کے مشہور و معروف قدیم علماؤں میں سے ہیں۔ اور کل پاکستان جے۔ یو۔ آئی کے نائب امیر جناب عبدالکریم قریشی صاحب آف میر شریف و سندھ کے امیر حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی کے استاد ہیں اور استاد العلماء ہیں۔ جلسہ میں سرپرست و نگران اعلیٰ۔ جے۔ یو۔ آئی تحصیل گڑھی خیرو۔ جناب حضرت مولانا مولوی نصراللہ سومرانی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ جناب مولانا نصراللہ سومرانی صاحب کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تحصیل گڑھی خیرو کا اجلاس :

گڑھی خیرو۔ جمعیۃ علماءِ اسلام تحصیل گڑھی خیرو کا اجلاس زیرِ صدارت استاد العلماء حضرت مولانا مولوی عبداللہ چانڈیو مدظلہٗ العالی مدرسہ باب اللہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے جمعیۃ تحصیل گڑھی خیرو کے سرپرست و نگران اعلیٰ جناب نصراللہ سومرانی مدظلہٗ العالی صدر الحاج بنی داد کابرو ہی جنرل سیکرٹری محمد عبداللہ عابد سندھی نے خطاب کیا۔ بعدہٗ خود حضرت چانڈیو مدظلہٗ العالی نے بھر خطاب فرمایا۔ مقررین نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ اجلاس میں لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ بند کرانے کا مطالبہ کیا گیا جس میں کہا گیا کہ لاؤڈ سپیکر پر ریکارڈنگ کی بھرمار کی وجہ سے اکثر مساجد میں نمازوں کی ادائیگی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بیماروں اور طلبا کا طبقہ بھی اس سے شدید پریشانی میں مبتلا رہتا ہے۔

اکثر ہوٹلوں میں دن رات بلا وجہ ریکارڈنگ ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا جمعیۃ علماءِ اسلام کا اجلاس حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ریکارڈنگ کے طوفانِ بدتمیزی پر پابندی عائد کی جائے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے علاوہ ازیں فحش فلمی اور غیر فلمی ریکارڈنگ فلمی اشتہارات میں عریاں پوسٹروں پر پابندی لگائی جائے۔ آخر میں قائد جمعیۃ کی صحت و ملک کی سلامتی کے لئے دعا فرمائی گئی۔

تحصیل اوباڑو ضلع سکھر :

گذشتہ دنوں تحصیل اوباڑو ضلع سکھر جمعیۃ علماءِ اسلام کا ایک اجلاس زیرِ صدارت مولانا یار محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت حافظ عبدالواحد صاحب نے کی اور درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

۱ :۔ امیر :۔ مولانا یار محمد صاحب

۲ :۔ نائب امیر :۔ حاجی اللہ بچایا صاحب

۳ :۔ ناظم عمومی :۔ مولانا محمد احمد صاحب

۴ :۔ خازن :۔ حاجی اللہ بچایا صاحب

۵ :۔ سالار :۔ مولانا قطب الدین صاحب

سنجھورو ضلع سانگھڑ کا اجلاس :

گذشتہ دنوں جمعیت علماء اسلام سنجھورو سانگھڑ کا ایک اہم اجلاس مدرسہ رحمانیہ سنجھورو میں زیر صدارت امیر جمعیت قاری ناظر حسین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد حسن نے فرمائی بعد میں حافظ عبدالحمید ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام سنجھورو نے جمعیت کے اغراض و مقاصد اور جماعت کا دفتر بنانے کے لئے جامع مسجد کی دوکان تجویز کی گئی اس کے بعد ضلعی فنڈ اور مقامی اخراجات کے لئے اراکین جمعیت سے فنڈ کی اپیل کی تمام اراکین نے اس میں دل کھول کر حصّہ لیا مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں (۱) یہ اجلاس امیر مفکر یہ حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا مفتی محمود اور دیگر اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اسلامی نظام کے لئے ان کی انتھک محنت اور کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ (۲) یہ اجلاس نورانی گروپ کی طرف سے ملک میں فرقہ وارانہ تعصب پھیلانے پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ (۳) یہ اجلاس سنجھورو میں معصوم بچہ ستار شیخ کے اغوا اور قتل پر مجرموں کو گرفتار کرنے پر مقامی پولیس اور ایس ایچ او کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے مجرموں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ آخر میں دعائے خیر پر یہ اجلاس بہ خیر و خوبی ختم ہوا۔

مولانا محمد منظور الحق رحمانی کا ضلعی دورہ

مولانا محمد منظور الحق صاحب رحمانی مبلغ جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان رکنیت سازی کے سلسلہ میں ضلع بھر کا دورہ کر رہے ہیں اس سلسلہ میں ۲ دسمبر ۱۹۷۵ء بعد نماز ظہر کچا کھوہ جامع مسجد راجہ بازار میں جماعت کے کارکنوں سے خطاب کیا اور ان کو رکنیت سازی کے تیز تر کرنے کی ہدایت کی اور وفد کی صورت میں میاں چنوں گئے وفد میں نائب امیر ضلع مولانا محمد رمضان صاحب مولانا عبدالغفور۔ مولانا محمد یوسف رحمانی شامل تھے۔ مبلغ ضلع مولانا رحمانی صاحب۔ وہاں جامع مسجد کچی میاں چنوں میں کارکنوں سے اسی سلسلہ میں خطاب کیا اور علاقائی رکنیت سازی کا پروگرام ترتیب دیا۔

۳ دسمبر۔ تمال اور چونی پور دورہ کیا بعد نماز ظہر چونی پور میں کارکنوں سے خطاب کیا اور مہم سازی کا آغاز کیا۔

۴ دسمبر۔ صبح ۸ بجے باگڑ سرگانہ پہنچنے کے بعد جناب زبیر احمد سرگانہ کے ہمراہ علاقہ باگڑ سرگانہ دورہ کیا (۱) حاجی دوانہ (۲) داد محمد کوٹ اسلام میں رکن سازی کی ۱۰۰ رکن بنائے گئے۔

۵ دسمبر: دین پور شریف مدینہ عبدالحکیم کا دورہ کیا تین سو رکن بنائے گئے۔

۶ دسمبر: کوہیڈ سدھنائی کوٹ حلانہ ہو باگڑہ سرگانہ کا دورہ کیا۔ ۷۰۰ رکن بنائے۔

۷ دسمبر: ملتان سے شہر شاہ ضلع ملتان تشریف لے گئے۔ اور تبلیغی کمیٹی میں رکنیت سازی کی ہدایات کی اور رشید خان صاحب سے وصولی کی جو ایک ہزار روپیہ تھی۔ نیز مظفر آباد جامع مسجد صدیقیہ میں نماز ظہر پر خطاب کیا اور رکن سازی ہوئی۔

۸ دسمبر: صبح جلالا مدینہ تحصیل کبیر والا میں درس قرآن پاک دیا اور رکن سازی ہوئی۔ بعد ازاں مولانا رحمان صاحب اور امیر ضلع سید خورشید عباس شاہ گردیزی ٹھوکر چادن گئے اور وہاں با اثر لوگوں کو رکنیت سازی کی ترغیب دی اور نماز جمعۃ المبارک کے بعد بستی بلوچاں دکھولیاں والا میں بات چیت ہوئی اور رکنیت سازی ہوئی۔

میڈیکل کالجز میں داخلہ:

قومی اتحاد کے ممتاز رہنما مولانا محمد ذکریا صاحب نے کہا کہ کراچی میں عرصہ دراز سے میڈیکل کالج میں داخلہ میں خواہشمند ہونہار طلباء کے لئے سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ کراچی کے دو میڈیکل کالجوں میں ۸۵۰ سیٹ ہیں جبکہ فرسٹ ڈویژن طلباء کی تعداد سال بہ سال بڑھتی جا رہی ہے۔ اس سال کوئی پندرہ سو کے قریب طلباء فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اور ان کے لئے میڈیکل کالجوں میں اضافی سیٹوں کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا۔ نہ میڈیکل کالجوں کی تعداد بڑھائی جاتی ہے اور نہ اس سلسلہ خانگی اداروں کی ہمت افزائی کی جاتی ہے محکمہ صحت کے اعلیٰ حکام سرخ فیتہ کا شکار ہیں۔ ان کو عوام کے مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ سیکریٹری محکمہ صحت کی توجہ میڈیکل کالج کے تعداد بڑھانے کے جانب مبذول کرائی گئی مگر ان کی خاموشی معنی خیز ہے۔ سال گذشتہ کوئی سات سو طلباء محکمہ صحت کی غلط پالیسی کے باعث داخلہ سے محروم رہے۔ اور ان کا قیمتی سال اور محنت رائیگاں گئی۔ امسال اگر یہی پالیسی جاری رہی تو کم از کم آٹھ سو طلباء داخلہ سے محروم ہو جائینگے۔ یہ افرادی طاقت کا ضیاع ہے۔ اور نوجوانوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مزید براں مولانا نے کہا کہ میں حکام بالا کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آغا خان میڈیکل کالج میں اس سال سال اول کی کلاس کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اور اس میں کم از کم تین سو طلباء کو داخلہ مل سکتا ہے۔ لیکن محکمہ صحت کی عدم توجہی اور لاپرواہی کی بنا پر اس بارے میں کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ میں آغا خان میڈیکل کالج کے حکام درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال اوّل کی کلاسوں کا آغاز کریں تاکہ ذہین طلباء کو داخلہ اور ذہنی سکون مل سکے۔

مولانا نے کہا کہ میں مارشل لاء حکام سے درخواست کرتا ہوں کہ دونوں میڈیکل کالجوں میں لڑکوں کے لئے کم از کم دو سو مزید سیٹوں کا بندوبست کیا جائے۔ تاکہ لڑکوں کو با آسانی داخلہ مل سکے۔ مولانا نے مزید کہا کہ وہ اس سلسلے میں عنقریب پریس کانفرنس بھی بلائیں گے اور عنقریب صدر محمد ضیاء الحق سے بھی ملاقات کریں گے۔

ناظم جمعیۃ کو صدمہ:

جمعیت علماء اسلام داصو آستانہ کے ناظم صوفی حافظ نور محمد کے چچا میاں حاجی محمد صاحب انتقال کر گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مشترکہ بیان:

جمعیت علماء اسلام ضلع جھنگ کے رہنماؤں مولانا حق نواز صاحب اور مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ پیپلز پارٹی کے سابق صوبائی امیدوار اور جمعیت علماء پاکستان کے حاجی مسعود نے ایک جلسہ مورخہ ۲۵-۱۱-۷۸ کو منعقد کروایا جس کی باضابطہ منظوری لاؤڈ سپیکر کی نہیں لی گئی تھی۔ اور یہ جلسہ اس مسجد میں کروایا جس کے سرپرست شیخ محمد نواز قومی اتحاد داصو آستانہ کے صدر ہیں۔ حالانکہ ان کی مسجد جبکہ بڑی وسیع تھی اس میں ہو سکتا تھا۔ اس جلسہ میں صدر مملکت پاکستان اور قومی اتحاد کے سربراہ کو گالیاں دی گئیں۔ پولیس اطلاع کے باوجود رپورٹ لینے نہیں گئی۔ حکومت سے اپیل ہے کہ وہ اس کا نوٹس لے۔ قومی اتحاد کے ورکروں سے پرامن رہنے کی اپیل کی گئی ہے۔

شمولیت:

جمعیت علماء اسلام ضلع گجرات کی رکن سازی کے لئے تحصیلی سطح پر کمیٹیاں نامزد کر دی گئیں ہیں۔ جو اپنی اپنی تحصیل میں رکن سازی کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں اس وقت تقریباً ۵۰۰ کے قریب فارم پر ہو چکے ہیں مزید رکن سازی کا کام زوروں پر ہے تحصیل سطح پر کمیٹیوں کے نظماء کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ تحصیل گجرات کے لئے ناظم عبدالرؤف شاہ صاحب، چوہدری محمد خلیل اور قاری حبیب الرحمٰن صاحب۔ تحصیل کھاریاں کے لئے ناظم کمیٹی قاری محمد اختر صاحب معاون مولانا قاری غلام رسول صاحب چوہدری محمد انور صاحب اور سید اصغر علی شاہ صاحب۔ تحصیل پھالیہ کے لئے ناظم کمیٹی حاجی ارشاد احمد صاحب معاون مولانا محمد طیب صاحب۔ عبدالقیوم صاحب پراچہ اور قاری خلیل احمد صاحب۔

یکم دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب مولانا الرؤف شاہ صاحب۔ چوہدری محمد خلیل صاحب اور قاری حبیب الرحمٰن صاحب پر مشتمل ایک وفد نے حضرت مولانا قاری عطاء الرحمٰن صاحب سے ملاقات کی اور جمعیت علماء اسلام میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اس کے بعد وہ حضرت شاہ ضیاء اللہ بخاری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے چند ایک ہدایات کے بعد جمعیت علماء اسلام کا فارم رکنیت پُر کیا اور اس کے بعد اپنے رفقاء سے بھی کہا کہ وہ جمعیت علماء اسلام میں شامل ہو کر رکن سازی کی مہم کو تیز تر کریں۔

دعائے صحت کیلئے اپیل

مولوی عبدالواحد صاحب رحمانی جمعیت علماء اسلام کے سرگرم کارکن ہیں عرصہ سے بیماری میں مبتلا ہیں۔ قارئین اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حافظ نذیر احمد پنساری ظاہر پیر

طلباء کی سرگرمیاں

مرتبہ: عبدالخالق ندیم

شجاعت کے لیے افواجِ پاکستان میں نشانِ خالد بن ولید کا اجرا کیا جائے

سینیٹ ہال پنجاب یونیورسٹی میں طلباء سے مولانا محمد اجمل خاں کا ولولہ انگیز خطاب

فکرِ شاہ ولی اللہؒ کی روشنی میں اسلامی انقلاب کیلئے تادمِ حیات کوشاں رہیں

قائد طلباء میاں محمد عارف

۹ دسمبر کو سینیٹ ہال پنجاب یونیورسٹی میں انجمن شعبہ عربی کے زیر اہتمام شہدائے عظام کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت ڈاکٹر خیرات محمد ابن رسا وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے کی۔ جلسہ میں طلباء کی بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ جلسہ سے مولانا محمد اجمل خاں صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افواج پاکستان میں شجاعت کے لیے نشان خالد بن ولیدؓ کا اجرا کیا جائے۔ جس کی پورے ہال نے پرزور تائید کی۔ مولانا محمد اجمل خاں صاحب نے کہا کہ خالد بن ولید اتنے بہادر اور عظیم سپہ سالار تھے۔ جنہوں نے ۲۵ جنگیں لڑیں۔ اور کسی میں بھی شکست نہیں کھائی انہوں نے کہا کہ خالد بن ولید سپہ سالار ہونے کی حیثیت سے جس طرح فرائض انجام دیتے رہے اسی طرح سپاہیانہ زندگی بسر کرتے رہے اور آج تک ماں نے ایسا سپہ سالار جنم نہیں دیا علاوہ ازیں مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اقامت صلوٰۃ وادائے زکوٰۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق احکامات جاری کرے کیونکہ ہر اسلامی حکومت کی یہی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری ہے انہوں نے اس سلسلہ میں حکومت کے موجودہ اقامت صلوٰۃ کے احکام کے اجراء کو خوش آئند قرار دیا علاوہ ازیں مولانا نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہا فاروق اعظمؓ ایسے حاکم تھے جس کے زمانہ میں رعیت سوتی تھی اور داعی جاگتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ فاروق اعظم نے صرف رعیت پر حکومت نہیں کی بلکہ زمین ہوا اور پانی پر بھی۔ کیونکہ ہوا کو حکم کرتے ہیں تو آپ کا پیغام ہزاروں میلوں سے لشکر کو پہنچا دیتی ہے۔ (یا ساریۃ الجبل) زمین پر یہ زلزلہ آتا ہے درّائے فاروقی مارتے ہیں تو زمین ٹھہر جاتی ہے۔ دریائے نیل کے نام خط لکھتے ہیں جو ہر دفعہ ایک خوبصورت لڑکی سے پیاس بجھا کر چلتا تھا۔ جوش مارنے لگتا ہے یہ سب آپ کی حکومت کرنے کی نشانیاں ہیں۔

فاروق اعظم حاکمانہ انداز کے ساتھ حکیمانہ انداز بھی رکھتے تھے کیونکہ حاکمانہ انداز کے ساتھ حکیمانہ انداز کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے مولانا نے طلباء پر زور دیا کہ وہ صحابہ کرام اور اپنے اسلاف کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے اسلامی انقلاب کے مکمل نفاذ کے لیے کوشاں رہیں۔

صوبائی انتخاب صوبہ پنجاب

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے انتخاب ۲۸ - ۲۹ دسمبر بروز جمعرات جمعۃ المبارک مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوں گے اس سلسلہ میں مجلس عمومی صوبہ پنجاب کے تمام اراکین کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ موصول نہ ہوا ہو تو براہ کرم مرکزی دفتر سے رجوع فرمائیں۔

تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

گزشتہ روز جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت ملک خلیل احمد اعوان صدر تنظیمی کمیٹی صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ اجلاس مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف اور مرکزی نائب صدر جناب ندیم اقبال نے شفقت فرماتے ہوئے شرکت کی اور اپنے انتہائی قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب کی مجموعی تنظیمی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اور صوبائی الیکشن کے لیے ایک مجلس استقبالیہ ترتیب دی گئی۔ جس کے اراکین درج ذیل ہیں۔

۱۔ حافظ اطہر عزیز صدر استقبالیہ کمیٹی
۲۔ عبدالخالق ندیم جنرل سیکرٹری
۳۔ خالد محمود ڈیپو
۴۔ نصیر سیال
۵۔ غلام صدیق

۶- زبیر بٹ -

یہ کمیٹی صوبائی انتخاب سے متعلق تمام امور کی نگران ہوگی۔

انتہائی اہم شخصیات کی آمد

عظیم الشان اجتماع

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے انتخابات ۲۸-۲۹ دسمبر کو مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ اس عظیم الشان اجتماع میں ملک کی نامور شخصیات شرکت کر رہی ہیں۔ جن میں قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ العالی، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور اور وفاقی وزیر جناب حاجی فقیر محمد خاں کے نام قابل ذکر ہیں۔

میرپور

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میرپور کے کارکنوں کا ایک انتخابی اجلاس زیر صدارت مولانا عبید اللہ بھٹو کے ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا صدر عبید اللہ بھٹو۔ نائب صدر عبد الرزاق ناظم عمومی نور اللہ نور۔ ناظم۔ عبد القدوس کھوسو۔ ناظم نشریات عبد اللطیف سومرو ناظم مالیات محمد حسن -

انتخاب تحصیل زہری

سرپرست میر امان خاں۔ صدر فیض محمد نائب صدر رحیم بخش نائب صدر ثانی بہال خاں ورک ناظم عمومی

ملک محمد یوسف نے تقریر کرتے ہوئے اس عزم کو دہرایا کہ میں انشاء اللہ علاء حق کی قیادت میں للہ الامر کے علم کے نیچے اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشش کرتا رہوں گا

مجلس شوریٰ کا مرکزی اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک انتہائی اہم اجلاس ۲۸، ۲۹ دسمبر بروز جمعرات جمعہ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام متعلقہ حضرات کو دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں دعوت نامہ نہ ملنے کی صورت میں اس اطلاع کو ہی دعوت نامہ سمجھ کر بروقت تشریف لا کر اپنی ذمہ داری عہدہ برآ ہوں -

کوٹ ادو کالج میں کامیابی

جمعیت طلباء اسلام پاکستان پلیٹ فارم سے ملک محمد یوسف صاحب گورنمنٹ کالج کوٹ ادو کی یونین کے پریذیڈنٹ بھاری اکثریت کے ساتھ منتخب ہو گئے کامیابی پر سلامت علی نائب ناظم عبد الصمد ناظم نشریات، عزیز اللہ - ناظم مالیات - رحمت اللہ

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

اسلاف کے نقشِ قدم پر چلئے:

اس وقت تک ہمارے فکر کے زعمائے نے جو دین الٰہی کی نشرو اشاعت میں کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ میں سنہری الفاظ سے رقم ہے لیکن اب کچھ لوگ انگشت کٹا کر شہیدوں کا رتبہ حاصل کرنے کی ناکام کوشش میں زور و شور سے مصروفِ عمل ہیں، اور تمام تر جدید ترین پراگندہ مشینری کو بڑے نظم کے ساتھ استعمال میں لا کر طوفانِ بدتمیزی کی طرح آگے بڑھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن اس کے برعکس ہم لوگ صوفی بن کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے" اور کچھ لوگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد میں مگن ہو کر، اور کچھ لوگ مایوس ہو کر، اور کچھ لوگ احساسِ کمتری کا شکار ہو کر اور کچھ سیاسی مصلحتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، اور کچھ دنیوی مصروفیات میں غرق ہو کر، اور کچھ لاپرواہی سے اور کچھ اپنے اغراض میں بدمست ہو کر اس طوفانِ بدتمیزی کے شکار ہونے کے قریب تر ہیں۔ خدارا! اس ناکارہ کی اپیل کو دل کی گہرائیوں سے پڑھ کر اٹھیئے اور اپنے شاندار ماضی کو سامنے رکھ کر اپنے مستقبل کو سوچئے! ورنہ.......

زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے اپنے ہر رفیق سے کہوں گا کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو وہ مسلک حقہ کا داعی بن جائے۔ تاجر اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ اپنے اسلاف کے مثالی کردار کو سامنے رکھ کر تجارت کرے، اور علماء اپنے اکابر کے مشن کو زندہ رکھنے میں مثالی کردار ادا کریں۔ اپنے اپنے وعظوں میں اکابر کا تذکرہ کریں۔ اُن کا نام لے کر سامعین کو ان کے سیرت و کردار سے روشناس کرائیں۔ پھر ان کے نام کو اپنے کردار سے چار دانگ عالم میں چار چاند لگائیں۔ کیونکہ اگر آپ میں کوئی خامی ہو گی تو دنیا والے آپ کے آئینے میں ہی اسلاف کو دیکھیں گے۔ اگر دنیا والوں کو آپ کے کردار والے آئینہ میں آپ کے اسلاف دکھائی نہ دیئے تو پھر غیر تو غیر اپنے بھی آپ کو بیگانہ تصوّر کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے بعض ناسمجھ دوست غیروں کی جھولی میں جا چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

وکلاء اپنے پیشے میں حق و صداقت کا چرچا کریں۔ ادیب و مفکر حضرات ملک کے قومی و صوبائی اخبارات و رسائل میں اپنے فکر خصوصاً فکرِ دیو بند کا پرچار کریں اور اپنے فرائض کو ذمہ داری سے ادا کریں۔ اس وقت ہمارے ملک پاکستان میں مصنفین، مؤلفین و مضمون نگار ادیب بہت کثرت سے موجود ہیں لیکن نامعلوم وہ کیوں حق کا علم بلند کرنے کے لئے میدان میں نہیں اُتر آتے؟ وہ کون سے وقت کے انتظار میں ہیں؟ ہمارے رسائل کے مدیر حضرات کو چاہیئے کہ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر اہلِ علم اور ادیب حضرات کو مجبور کریں کہ وہ اپنے رسائل اور اس کے علاوہ بھی، لکھنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اپنی تحریروں میں فکرِ دیو بند کا تاثر پیدا کریں۔ اور اساتذہ کرام یونیورسٹی کے ہوں یا کالج کے، پرائمری کے ہوں یا سیکنڈری درجے کے یا دینی درسگاہوں کے جیّد علماء کرام ہوں، وہ سب اپنی اپنی جگہ اس سلسلہ میں نوجوان نسل کی تربیت کریں۔ انہیں اپنے اکابر سے روشناس کرائیں۔ اور اس سلسلہ میں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ پرائیویٹ ٹیوشن سنٹر قائم کر کے پیسے تو بالکل مفت اور انتہائی بارعایت طلباء کو تعلیم دیں اور اپنے بلند ترین کردار سے انہیں متاثر کریں۔ اسوقت نوجوانوں میں دہریت اور جدید اسلام کے قائدین پورے زور شور سے، ان کے بہی خواہ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں کام کر رہے ہیں اور تاثر دیا جا رہا ہے کہ اشتراکیت ہی وقت کا تقاضہ ہے اور کچھ لوگ ماڈرن اسلام کے داعی اس شخص کو جس کی قلم سے بدقسمتی سے آدم علیہ السلام سے کر آج تک کوئی مصلح بھی نہ بچ سکا اور اس پر کسی کو بھی تنقید کا حق نہیں، اسے وقت کا سب سے بڑا اسلام کا رہنما پیش کرنے میں اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر نوجوان نسل کو ایک عجیب و غریب طریقۂ واردات سے شکار کر رہے ہیں، اور کچھ لوگ ہمارے خلاف یہ کہہ کر نوجوانوں کو ہم سے دُور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ یہ لوگ "وہابی" ہیں۔

میں اپنے بزرگ اساتذہ کرام سے گذارش کروں گا کہ وہ وسیع الظرف تو بنیں لیکن اپنے گھر کا تحفظ بھی کریں ورنہ...... ! مجھے پشاور یونیورسٹی کے تازہ اقدامات پر بڑی حسرت ہوئی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ علماء ربانی کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی ہے۔ پشاور یونیورسٹی کے قابلِ صد فخر چانسلر سے لے کر وائس چانسلر سے ہوتے ہوئے ہر استاد اور ہر طالب علم کو ان کے اس تاریخی فیصلہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مولانا افغانی اور مولانا عبدالحق صاحبان اس صدی کے عظیم اسلامی رہنما ہیں۔ ان کی خدمات پر ہر حق پرست کو فخر ہے۔

بہرحال بندۂ ناچیز ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے مواحد اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سُنّی حنفی دیوبندی سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے فکر سے دنیائے کائنات کو درخشندہ کر دے۔ آئیے نظامِ شریعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن مینار سے منوّر ہو کر اسلاف کے نقشِ قدم پر چلئے۔ آپ کے محور مرکز کو مولانا ظفر علی خان مرحوم نے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ؎

شادباش و شادزی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

آج پھر اُمتِ مسلمہ تمہاری دعوت پر لبیک کہنے کو تیار ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی روح تمہیں دعوتِ عمل کے لئے پکار رہی ہے۔ اُٹھیئے!

دنیا کے دھندوں سے بغاوت کر کے خدا کی زمین پر خدا کا قانون بلند کر دیجئے۔ بغض، کینہ، حسد، تعصب اور خود غرضی کو چھوڑ کر جذبۂ ایثار و قربانی سے سرشار ہو کر نظم و ضبط سے حق کا علم لے کر نکلئے۔ خدا تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو۔

وہ تو موجوں سے الجھ کر اپنی منزل پا گئے
ہم کہ ساحل پہ کھڑے بس غور فرماتے رہے

منور حسین ضیاء قادری
صادق آباد

جی ٹی ایس۔ ناقص کارکردگی:

گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی بسیں جو فیصل آباد سے فورٹ عباس روٹ پر چلتی ہیں۔ ان میں اتنی بے قاعدگی ہے کہ کبھی اس روٹ پر زیادہ بسیں چلائی جاتی ہیں اور کبھی ان کی تعداد کو فیصل آباد سے ہی کم کر دیا جاتا ہے۔ مسافروں کو جب یہ یقین ہی نہیں کہ وقت پر کوئی بس چلے گی بھی یا نہیں تو وہ سفر کے لئے اس طرف رجوع کیوں کریں گے۔

آج اگر سات بجے صبح فورٹ عباس بس جا رہی ہے تو کوئی پتہ نہیں کہ اس کے بعد کوئی ٹائم جائے گا بھی یا کہ نہیں۔ اگر اڈا سے کسی ٹائم کا پتہ کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ ٹائم آج نہیں جائے گا کیونکہ بسیں کم ہیں یوں سواریاں خراب ہوتی ہیں حالانکہ یہ ایک کامیاب روٹ ہے۔

پھر اس روٹ پر چلنے والی بسیں اکثر ناکارہ ہوتی ہیں اور راستے میں خراب ہو جانے سے بھی یا کبھی اڈا پر ہی خراب ہو جانے سے سواریوں کے لئے کوفت کا باعث بنتی ہیں۔ فیصل آباد اڈا کا تو یہ عالم ہے کہ ٹکٹ لینے جائیں تو ریزگاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر ریزگاری نہ ہو تو ٹکٹ دے کر پندرہ بیس پیسے رکھ لیتے ہیں۔ غرض ایسے حربے استعمال کر کے مسافروں کو خواہ مخواہ پریشان کیا جاتا ہے۔ اگر جی۔ ٹی ایس کی کوئی بس راستے میں خراب ہو جائے تو پرائیویٹ بسوں والے اپنی بس کھڑی نہیں کرتے اور اگر کھڑی کر بھی لیں تو کہتے ہیں کہ جی ٹی ایس پر ہی آؤ۔ فیصل آباد اڈے پر بے شمار بسیں خراب حالت میں کھڑی ہیں، ان کی طرف توجہ دے کر ان کی خرابی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ دوسرا جی ٹی ایس کے عملے کا تعاون بھی مسافروں کے ساتھ درست نہیں ہے۔ اگر کسی بات کا پتہ کیا جائے تو کاٹنے کو آتے ہیں۔ اس لئے موجودہ حکومت اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس کے اعلیٰ افسروں سے درخواست ہے کہ وہ ان مندرجہ بالا باتوں کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور لاکھوں روپوں سے حاصل کی ہوئی بسوں کو یوں ضائع ہونے سے بچائیں۔

اعجاز منور چوہدری
چوہدری کلاتھ ہاؤس حسین بازار،
چشتیاں منڈی، ضلع بہاولنگر

کرنل کے ظلم سے نجات دلائی جائے:

گذارش ہے کہ اہالیان کا چک نمبر ۱۹۹/۸-R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر جزدی طور پر باڈر ایریا میں واقع ہے۔ کرنل آفاق ۳۷۹۸۰۲/P.T.A۔ نے اپنے کسی عزیز کے نام دو مربع ۳۷۰۱۰۱/۲۶۸ آراضی بعینہ فوجی سکیم ۱۹۷۷ء میں الاٹ کرائی۔ اور اس رقبہ کو ہموار کرنے کے لئے ۱۷۰ گھنٹے بلڈوزر پھرایا۔ کرنل موصوف نے بلڈوزر پھرانے کے بعد اس رقبہ کو ناپسند کر دیا۔ اس کے عوض ان لوگوں کی زمین ہتھیانے کی سکیم تیار کی جن لوگوں نے نیلام عام اور بعینہ عارضی کاشت پانچ سالہ لے کر اس پر بڑی محنت کی اور زر کثیر صرف کر کے رقبہ آباد کر لیا تھا۔ یہ رقبہ باڈر ایریا سے باہر ہونے کے باوجود کرنل صاحب نے پہلے رقبہ کے عوض تبادلہ کر کے اس کا قبضہ لینے کی کوشش کی جبکہ ابھی اس رقبہ کی دو سال میعاد باقی ہے۔

۳۱ اکتوبر کو کرنل موصوف کے والد متعلقہ افسران اے سی صاحب فورٹ عباس و نائب تحصیلدار کے ہمراہ چک ہذا میں پہنچے لیکن قانونی طور پر قبضہ نہ لے سکے۔

۶؍ نومبر ۷۸ء کو کرنل صاحب نے خود فورٹ عباس اے سی صاحب کے دفتر میں متعلقین رقبہ کو بلا کر دھمکیاں دیں کہ قبضہ چھوڑ دو بصورت دیگر جیل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۱۷؍ نومبر ۱۹۷۸ء کو کرنل موصوف چک ہذا میں تشریف لائے اور لوگوں کو خائف کیا۔

۱۸؍ نومبر ۱۹۷۸ء کو کرنل صاحب نے اے سی صاحب فورٹ عباس کے دفتر میں بیٹھ کر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے یک طرفہ کارروائی کرا کر الاٹیوں کے نام سے رقبہ خارج کرا دیا۔ حالانکہ اے سی صاحب فورٹ عباس نہایت دیانتدار اور فرض شناس افسر ہونے کے باوجود کرنل صاحب کے سامنے بے بس ہیں

۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو کرنل صاحب موصوف کا والد اور عملہ فیلڈ و پولیس چک میں آئے۔ کاغذات میں قبضہ کی تبدیلی عمل میں لا کر تحصیلدار صاحب تو واپس چلے گئے اور پولیس الاٹیوں کو گرفتار کر کے فورٹ عباس تھانے لے گئی ان آدمیوں کی ضمانت کی کوشش کی لیکن کرنل صاحب نے ضمانت نہ ہونے دی۔

اب حضور والا سے گذارش ہے کہ کرنل صاحب کے ظلم و تشدد سے چک ہذا کے غریب کاشتکاروں کو نجات دلائی جائے۔ کرنل صاحب کے اس ظالمانہ رویہ اور تشدد آمیز دھمکیوں سے علاقہ کے حالات خراب ہو رہے ہیں۔

بذریعہ غلام محمد ولد اسماعیل
نذیر احمد نمبردار، دیگر افراد
چک ۱۹۹/۸-R تحصیل فورٹ عباس
ضلع بہاولنگر